REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

REGD. NO. P/GDP.-3.

وعلی عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۵

شمارہ ۳۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:۔ خورشید احمد انور

نائبین: بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرح چندہ

سالانہ ۳۶ روپے

ششماہی ۱۸ روپے

ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک } ۱۲۰ روپے

فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ر تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور انور کینیڈا کے جماعتی دورے پر تشریف لے گئے ہیں۔ احباب اپنے محبوب امام کی صحت و سلامتی، دورہ کی ہر جہت سے کامیابی، مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور بخیریت مراجعت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور کمزور چلی آرہی ہے۔ قارئین سے حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

● ... و حضور پر ... درویشانِ کرام و احباب ... ہیں۔ الحمد للہ۔

Ahmadiyya Markazi Library
Receipt No. ...
Date ...
Qadian 143516

۲۵ر ستمبر ۱۹۸۶ء

۲۵ر تبوک ۱۳۶۵ ہش

۲۰ر محرم ۱۴۰۷ ہجری

اسلام آباد، ٹلفورڈ میں

جماعہائے احمدیہ برطانیہ کے ۲۱ ویں جلسہ سالانہ کی مفصل رُوئیداد

● حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز خطابات ● علماءِ سلسلہ کی علمی تقاریر ● پنجوقتہ نمازوں، نمازِ تہجد اور قرآن و حدیث کے درسوں کا التزام ● مقامی میئر اور ممبر آف پارلیمنٹ کی تقاریر ● ۵۳ ملکوں کے سات ہزار سے زائد مخلصینِ جماعت اور سو سے زائد غیر از جماعت دوستوں کی شرکت ● بیک وقت چار غیر ملکی زبانوں میں ترجمانی کا اعلیٰ انتظام ● انٹرنیشنل مجلس شوریٰ اور آڈٹ کانفرنس!

رپورٹ مرتبہ:۔ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ ایڈیٹر ہفت روزہ "النصر" لندن

جماعتِ احمدیہ برطانیہ کا اکیسواں جلسہ سالانہ اپنی مخصوص دینی روایات کے ساتھ اسلام آباد سینٹر (ٹلفورڈ) (سرے) میں مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ر جولائی ۱۹۸۶ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار منعقد ہوا۔ جس کی کسی قدر تفصیلی رپورٹ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

اسلامی لٹریچر کی نمائش کا افتتاح:

۲۵ر جولائی بروز جمعہ نمازِ جمعہ سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتِ احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ اسلامی لٹریچر کی نمائش کا افتتاح فرمایا۔ اس نمائش کا انتظام اسلام آباد سینٹر کے ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔ جس میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے متعدد زبانوں میں شائع کئے گئے تراجمِ قرآن مجید اور دیگر کتب و رسائل کے علاوہ احمدیہ جماعت کی طرف سے ساری دنیا میں تعمیر کی گئی مساجد، ہسپتال اور سکولوں کی تصاویر بھی نہایت خوبصورتی کے ساتھ آویزاں کی گئیں۔ اس نمائش کی ایک نہایت اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے حال ہی میں شائع ہونے والے فرانسیسی اور اٹالین زبانوں کے تراجمِ قرآن کریم بھی شامل تھے۔ نیز جماعتِ احمدیہ ہالینڈ کا تیار کردہ نابینا افراد کے لئے قرآن کریم بھی DISPLAY کیا گیا جو خصوصی دلچسپی کا باعث بنا۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب، ملفوظات اور اشتہارات کا سیٹ بھی موجود تھا جو حال ہی میں لندن سے شائع ہوا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

خطبہ جمعہ:

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ النمل کی آیت نمبر ۶۳ کی تلاوت فرمائی جو مع ترجمہ درج ذیل ہے:۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

(النمل: ۶۳)

ترجمہ:۔ (نیز بتاؤ تو) کون ہستی ہے جو کس کی دعا سنتا ہے جب وہ اس (خدا) سے دعا کرتا ہے اور (اس کی) تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ تم (دعا کرنے والے انسانوں) کو (ایک دن) ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا (اس قادر مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مضطر کے ساتھ دعا کے تعلق کو بیان کیا ہے اور مسلمان کو خوشخبری دی ہے کہ وہ ان کو خلفاء الارض بنائے گا۔ اور وہ لازماً بالآخر زمین کے وارث بنائے جائیں گے۔ فرمایا، دنیا کی قومیں سمجھ رہی ہیں کہ انسانوں کی تقدیر کی کنجیاں ان کے ہاتھوں میں ہیں۔ لیکن قرآن اس کے برعکس یہ حقیقت بیان کرتا ہے کہ آج جس قوم میں یہ علامات پائی جائیں گی جو اس آیت میں بیان کی گئی ہیں یعنی وہ خدا سے زندہ تعلق پیدا کرے گی اور اضطرار سے اُسے پکارے گی، تو انسانوں کی تقدیر اس سے وابستہ کر دی جائے گی۔ فرمایا، جماعتِ احمدیہ ایک ایسی زندہ جماعت ہے جو قبولیتِ دعا کے تازہ اور زندہ نشانات دیکھ رہی ہے۔ دنیا جس قسم کی مخالفتیں چاہے کر لے، دعا ایک ایسا ہتھیار ہے جو ہر قسم کی مخالفتوں پر غالب

(باقی صفحہ ۴ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ مجلس انصار اللہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۵ تبوک ۱۳۶۵ ہش

نفاذِ شریعت کے اجارہ دار

اسلامی پردہ سے متعلق قرآنِ حکیم میں وارد انتہائی واضح اور غیر مبہم احکام الٰہی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ماحصل سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ صنفِ نازک کی عزت و ناموس کی حفاظت کرکے معاشرہ میں اُسے اس کا حقیقی اور واجبی احترام عطا کیا جائے۔ اگر ان احکام کا مقصد عورت پر بے جا قیود اور پابندیاں عائد کرنا ہی ہوتا تو ان کا اطلاق اوّلاً خود بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اور آپؐ کی مقدس اولاد پر نہ کیا جاتا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ واشگاف الفاظ میں فرماتا ہے:-

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ (سورۃ الاحزاب: ۶۰)

پردہ کے اس شرعی حکم میں سب سے پہلے اُمہات المومنینؓ اور حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کو شامل کرکے جہاں اللہ تعالیٰ نے معاندینِ اسلام کے اس بیہودہ اور بے بنیاد الزام کی کلیتہً تردید فرمادی ہے کہ اسلامی پردہ عورت کے لئے بے جا قیود اور پابندی کا حکم رکھتا ہے وہاں ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ کے الفاظ میں اس شرعی حکم کی یہ حکمت بھی واضح کردی ہے کہ پردے کا مقصد صرف اور صرف صنفِ نازک کی عزت و ناموس کی حفاظت کرنا ہے۔

اسلامی پردہ میں پوشیدہ اس گہری حکمت کو یکسر نظر انداز کرکے معاندینِ اسلام اسے اپنے بیہودہ اور بے بنیاد اعتراضات کا نشانہ بناتے ہیں تو بناتے رہیں، ہماری صحت پر اس کا کوئی بھی اثر نہیں پڑتا۔ مرد و عورت کے آزادانہ اختلاط کے باعث چونکہ ان کا اپنا معاشرہ بے شمار حیاسوز بُرائیوں اور بداخلاقیوں کی آماجگاہ بن چکا ہے اس لئے ان کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ اسلامی پردہ کو ہدفِ تنقید بنائیں۔ تا بقول شخصے ننگے کو اس حمام میں سب ہی ننگے نظر آئیں۔ البتہ ہمارے لئے یہ امر یقیناً باعثِ تشویش اور افسوسناک ہے کہ آج کے تجدد پسند اور مغربی تہذیب کے دلدادہ کچھ مُسلمان بھی معاندینِ اسلام کی ہمنوائی میں احکامِ پردہ کی اندھا دھند مخالفت کے شرمناک مظاہروں پر اُتر آئے ہیں۔ جن میں پڑوسی ملک پاکستان کی خواتین پیش پیش ہیں۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ عرصہ قریباً تین سال قبل مغربی فیشن اور عریانیت کی دلدادہ کچھ ایسی ہی پاکستانی خواتین نے احکامِ پردہ کے خلاف کراچی کی سڑکوں پر کھلے عام بے پردگی کا افسوسناک عملی مظاہرہ کیا تھا۔ جس کی تصاویر غیر ملکی اخبارات میں بھی شائع ہوئی تھیں۔ بعینہٖ ابھی چند دن پہلے لاہور کی سڑکوں پر بھی ایک شرمناک مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔ جس کی تفصیل ۹ ستمبر کے ہندوستانی اخبارات نے کچھ اپنی طرف سے بھی نمک مرچ لگاکر یوں شائع کی ہے:-

"گزشتہ روز دس ہزار پاکستانی عورتوں نے جنرل ضیاء کے اُس آرڈی نینس کے خلاف لاہور میں مظاہرہ کیا جس کی رُو سے عورتوں پر پابندی لگائی گئی ہے کہ وہ شریعت کے مطابق سکولوں، سرکاری دفتروں اور عام جگہوں پر پردہ کریں۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو سرکاری نوکری سے برطرف کردینے اور سخت سے سخت سزا دینے کا حکم جاری کیا گیا ہے۔ پاکستان کے اخبار "نوائے وقت" کے مطابق مظاہرہ کرنے والی ان خواتین نے نقاب اُٹھاکر جلوس نکالنے کے بعد اپنے بُرقعے جلادیئے۔ اُن کی راہنمائی پنجاب اسمبلی کی ایک خاتون رُکن بیگم شیر علی کررہی تھیں۔ انہوں نے ایک جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں سرکاری حاکموں اور مولویوں کی عقل پر پردہ پڑگیا ہے۔ اُنہوں نے الزام لگایا کہ پاکستان کے صدر جنرل ضیاء پاکستانی عورتوں کو پردہ کرنے کے احکام جاری کررہے ہیں جبکہ اُن کی اپنی بیگم پاکستان سے باہر جاکر غیر ملکیوں سے برہنہ مُنہ ہاتھ ملاتی ہیں۔ جلسہ میں اس دوران شیم شیم کے نعرے لگائے گئے۔"

(بحوالہ روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۹ ستمبر ۱۹۸۶ء)

قطع نظر اس کے کہ اپنے تئیں مُسلمان کہنے والی پاکستانی خواتین کا شرعی پردہ سے متعلق انتہائی واضح اور تاکیدی احکامِ ربانی کے خلاف بے حجابی اور بے پردگی کا یوں برسرِعام عملی مظاہرہ ہر جہت سے قابلِ شرم اور افسوسناک ہے۔ مگر اس سے بھی کہیں زیادہ لائقِ نفریں اور قابلِ مذمت کردار وہ ہے جو پاکستان میں نفاذِ شریعت کے سرکاری اجارہ داروں کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ (باقی صفحہ ۱۵ پر)

مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب اسیر راہ مولیٰ سنٹرل جیل سکھر (کا)

پیارے آقا کی خدمت میں ارادتمندانہ مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

SUKKUR
۹-۸-۸۶

پیارے آقا! اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الحمد للہ کہ ہم دونوں اسیران خیریت سے ہیں اور حضور کی صحت و سلامتی اور ایک نئی شان کے ساتھ وطن واپسی کے لئے ہر لمحہ دُعا گو ہیں۔ خدا کرے کہ وہ مُبارک دن جلد آئے کہ یہ دید کی پیاسی آنکھیں سیراب ہوں اور وہ دل جو لذتِ دیدار کے لئے مچلتی تمنائیں لئے سِسک رہے ہیں، بلک رہے ہیں، قلب و رُوح کی بالیدگی حاصل کریں۔

گزشتہ چند روز سے گرمی کا زور آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔ آج تو میرے سیل کے سامنے پورے وارڈ میں رات برسات کی وجہ سے تقریباً ایک فٹ کے قریب پانی کھڑا ہوگیا ہے۔ موسم خوشگوار ہے۔ ملاقات کا بھی دن ہے۔ اور عنقریب بچے اور دیگر احباب ملاقات کے لئے تشریف لانے والے ہیں۔ یہ بھی کیا عجیب مرحلہ ہے؟ خدا خدا کرکے ہفتہ گزرتا ہے اور پھر چند ساعت اپنوں میں گزارنے کے بعد پھر ایک لمبی ہفتہ بھر کی رُوح فرسا جُدائی۔ بہرحال یہ بھی غنیمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی تو اِس کیفیت سے باہر نکالے گا۔ خاکسار کو ابھی تک ہاتھ میں تکلیف کا مکمل افاقہ نہیں ہُوا۔ علاج چل رہا ہے۔ دُعا کریں اللہ تعالیٰ یہ درد تو ختم کردے۔

دوست احباب کے خطوط ملتے رہتے ہیں۔ ان کے مطالعہ اور جوابات لکھنے میں کچھ وقت گزر جاتا ہے۔ گزشتہ ایک ماہ سے حضور کا بھی خط نہیں ملا۔ اصلی سکون اور خوشی تو ان ہی سے نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر بے شمار فضل فرمائے اور راندۂ درگاہ انسانیت آپ کی دُعاؤں کے طفیل زندگی حاصل کرے۔ علامہ اقبال نے تو اِس اُمت کی حالتِ زار دیکھ کر اسے اُمتِ مرحومہ تک بھی کہا ہے۔

تمام احبابِ جماعت بیرونِ پاکستان و اندرونِ پاکستان کی خدمت میں ہم دونوں بھائیوں کا ہدیۂ سلام عرض ہو اور درخواستِ دُعا۔ ٹوٹا پھوٹا منظوم کلام بھی پیشِ خدمت ہے۔

اسلام زندہ باد ــــ احمدیت زندہ باد

خاکسار:- پروفیسر ناصر احمد
سنٹرل جیل سکھر (سندھ) پاکستان

(۱)

ہے تاریکی محیط ایسی قفس میں — نگاہِ عاشقاں غرب و شرق ہے
دلِ مہجور ہے رنجیدہ خاطر — چلے آؤ! یہ دیکھو سینہ شق ہے
دیارِ غیر میں کیوں جا بسے ہو؟ — نہ تڑپاؤ ہمارا کچھ تو حق ہے

(۲)

فراقِ یار میں اِک اشک ٹپکا — سمیٹے داستاں مثلِ شفق ہے
سجالی مسکراہٹ ہے لبوں پر — نظر بے چین پر مثلِ برق ہے
قیامت جو کہ ہم پہ ہے گزرتی — گواہ اِس بے بسی میں بھی فلک ہے

(۳)

شمع ہے دُور، پروانہ ہے بے بس — یہ کیفیت نہ جانے کب تلک ہے
کبھی تو آئے ساون، کھُل کے برسے — کبھی سے منتظر ویراں پلک ہے
ابھی تو ابتدا ہے انتہا کی — یہ جُرم بے گناہی کی جھلک ہے

گزشتہ اِک صدی سے کیوں وہ چُپ ہے
پکڑتا کیوں نہیں؟ اِتنا قلق ہے

جس عظیم امانت کی حفاظت کا عہد کر کے تم ڈٹے ہوئے ہو اُس پر قائم رہو

اگر ایسا ہُوا تو فرشتے لازماً تمہاری حفاظت کریں گے !

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ یکم اگست ۱۹۸۶ء مسجد فضل لندن

آیتِ قرآنی کے وسیع مطالب :

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ الرّعد کی آیت نمبر ۱۲ کی تلاوت فرمائی جو مع ترجمہ درج ذیل ہے :-

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ○

ترجمہ :- اس کی طرف سے اس (رسول) کے آگے بھی اور اس کے پیچھے بھی (ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ) آنے والی (ملائکہ کی) ایک جماعت حفاظت کے لئے مقرر ہے جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کر رہی ہے۔ اللہ کبھی بھی کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی اندرونی حالت کو نہ بدلے۔ اور جب اللہ کسی قوم کے متعلق عذاب کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس (عذاب) کو ہٹانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اور اس کے سوا اُن کا اور کوئی (بھی) مددگار نہیں (ہو سکتا)۔

پھر فرمایا کہ یہ آیت بہت سے وسیع مطالب پر پھیلی پڑی ہے۔ اس کی وسعتیں حال ہی سے نہیں بلکہ ماضی سے بھی اور بہت دُور کے ماضی سے اور مستقبل سے ہی نہیں بلکہ بہت دُور کے مستقبل تک اس کا اثر چلتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کے مضمون کا تعلق ہمہ گیر ہے۔ یہ دُنیوی اُمور سے بھی تعلق رکھنے والی آیت ہے اور دینی امور سے بھی۔ یہ حفاظت بالعموم بھی بیان کرتی ہے اور بالخصوص بھی۔ یعنی دُنیوی حفاظت کا بھی اس میں ذکر ہے اور دینی حفاظت کا بھی۔ وہ مضمون بھی اس میں بیان ہُوا جس سے جماعت بہت دیر سے متعارف چلی آتی ہے یعنی مجدّدیت کا مضمون کہ خدا تعالیٰ کیسے آنحضرت کے پیغام کی حفاظت فرمائے گا اور فرماتا چلا جائے گا۔ جیسے ماضی میں توریت نے اس نبی یعنی آنحضرتؐ کے پیغام کی حفاظت کی بنیادیں قائم کیں ویسے ہی مستقبل میں بھی اس کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ معقّبات بھیجے گا۔ فرمایا کہ یہ تفصیلی مضمون ہے، اور میں ایک خاص حصے کی طرف آپ کی توجہ مرکوز کروانی چاہتا ہوں۔

ہر زندہ چیز کیلئے خدا تعالیٰ نے حفاظت کا انتظام کیا ہُوا ہے :

جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ ..... وہاں ایک تو عام مضمون ہے یعنی ہر وہ ذات جو زندہ ہے، وہ یونہی از خود زندہ نہیں ہے۔ بلکہ قدم قدم خدا کی طرف سے اس کی حفاظت کے ایسے گہرے انتظام موجود ہیں جو اس کی پیدائش سے پہلے سے ہی چلے آ رہے ہیں۔ اور جو اس کے مرنے کے بعد تک بھی جاری رہیں گے۔ اس کے پیچھے بھی اس کی حفاظت ہے، اس کے آگے بھی اس کی حفاظت ہے۔ اس کی زندگی کے دوران بھی آگے اور پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت کرنے والے اس کی حفاظت کا کام کر رہے ہیں۔ ورنہ زندگی کا از خود قائم رہنا ممکن ہی نہیں۔ لکھوکھہا ایسے اسباب موجود ہیں جن کو اگر زندگی پر غلبہ پانے کی اجازت دے دی جائے تو ان میں سے ایک بھی زندگی کو فنا کرنے کے لئے کافی ہے۔

آنحضرتؐ کے پیغام کی حفاظت کا غیر معمولی انتظام :

دوسرے روحانی حصے کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہوئے فرمایا کہ یہاں خصوصیت کے ساتھ حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ اور آپ کا پیغام مراد ہے۔ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ میں حفاظت کا سب سے زیادہ اہل حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ کو قرار دیا۔ اور فرمایا کہ آپؐ کی نبوت کے آغاز سے بھی پہلے خدا تعالیٰ نے آپؐ کے پیغام کی حفاظت کا انتظام کر رکھا تھا۔ اور جتنے انبیاء آئے ہیں وہ اس پیغام کو حفاظت کے ساتھ آگے بڑھاتے چلے گئے۔ جس طرح RELAY RACE ہوتی ہے اس طرح ایک نبی سے دوسرے نبی اور دوسرے نبی سے تیسرے نبی تک مضمون منتقل ہوتے رہے۔ اور بالآخر مقصد یہ تھا کہ آنحضرتؐ جو امین ہیں، اُن تک اس دین کی امانت باحفاظت منتقل کی جائے۔ فرمایا، قیامت تک اس مضمون کی حفاظت کا سامان فرما دیا گیا ہے۔ اور ایسے معقّبات خدا تعالیٰ بھیجتا چلا جائے گا کہ جب بھی اس پیغام کی رُوح کو یا جسم کو خطرہ لاحق ہوگا تو خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ معقّبات اس کی حفاظت فرمائیں گے۔

دینِ اسلام کی حفاظت کرنے والوں کی حفاظت خدا خود کرے گا :

فرمایا، یہاں آپ کے لئے ایک اور دلچسپ مضمون بھی بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہرگز ایسی قوم سے اپنی نعمتیں نہیں چھینتا اور نہ ہی اپنے پیار کا سلوک ترک کرتا ہے جو اس چیز کی حفاظت کرتی ہے جو ہم نے اُن کو دی ہوئی ہے۔ یہاں وہ امانت مراد ہے جو آنحضرتؐ کی وساطت سے ایک قوم کے سپرد کی گئی۔ اور خدا یہ وعدہ فرماتا ہے کہ اگر وہ قوم اس امانت کی حفاظت کرے گی تو خدا تعالیٰ اس قوم سے اپنی نعمتیں نہیں چھینے گا۔ اور جب تک وہ اس امانت کی حفاظت پر مستعد رہے گی، خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے چلے جائیں گے۔ فرمایا ہمیں بحیثیتِ جماعت جتنے بھی خطرات درپیش ہیں اُن پر یہ آیت چسپاں ہوتی ہے۔ ہمارے جتنے خطرات ہیں اُن میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو ہماری ذات سے تعلق رکھتا ہو۔ تمام خطرات کا تعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ کے پیغام کی حفاظت سے ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی آمد کی غرض و غایت اسلام کو از سرِ نو زندہ کرنا ہے۔ اور پوری شان اور کامل حُسن کے ساتھ اسلام کو دوبارہ دُنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اسلام پر جتنے بھی دُکھ نازل ہوئے ہیں اُن کی شفا کا کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے۔ فرمایا، ایک احمدی کی زندگی کا مقصد اور کوئی نہیں۔ آپ کو جو خطرات ہیں وہ خالصتہً دینِ اسلام کی حفاظت کے لئے درپیش ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ یہ وعدہ کرتا ہے کہ اگر تم میرے دین کی حفاظت پر مستعد رہے تو میں تمہاری حفاظت کروں گا۔

فرمایا، مولویوں نے شور مچایا کہ ہم اُن کا تعاقب کرنے آئے ہیں۔ فرمایا، تم جتنا چاہو تعاقب کر لو۔ ہمیں تو ۱۴۰۰ سال پہلے خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ وہ تعاقب کرنے والے تمہارے پیچھے دوڑیں گے۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تمہارے آگے بھی تمہاری حفاظت کرنے والے دوڑ رہے ہوں گے اور تمہارے پیچھے بھی حفاظت کرنے والے دوڑ رہے ہوں گے کون ہے جو تعاقب کر کے تمہیں نقصان پہنچا سکے؟ شرط یہ ہے کہ جس عظیم امانت کی حفاظت کا عہد کر کے تم ڈٹے ہوئے ہو، اُس پر قائم اور مستعد رہو۔ اگر ایسا ہُوا تو فرشتے لازماً تمہاری حفاظت کریں گے اور جماعت ان تمام نعمتوں سے متمتّع ہو گی جو نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو عطا ہوئی تھیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عمومی دُعا کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ جاتے ہوئے بھی (جلسہ سالانہ برطانیہ سے واپسی پر) دُعا کرتے چلے جائیں۔ بدنیتوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور شرارت بڑھ رہی ہے اس لئے بہت زیادہ آپ کو خدا کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے قرآن کریم نے جو اُصول بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ دینِ اسلام کی حفاظت کے لئے کمربستہ ہو جائیں تو خدا کے فرشتے آپ کی حفاظت کریں گے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے چند نماز ہائے جنازہ غائب اور ایک جنازہ حاضر (جو مکرم احتجاج علی زبیری صاحب آف اٹک، پاکستان کا تھا اور موصوف جلسہ سالانہ برطانیہ

میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے تھے لیکن اچانک بیمار ہو کر خُدا کو پیارے ہو گئے) کا اعلان فرمایا۔

حضور انور نے نمازِ جُمعہ اور عصر جمع کر کے پڑھائیں اور پھر نمازِ جنازہ پڑھائی۔

(منقول از ہفت روزہ النصر لندن ۲۹؍ اگست ۱۹۸۶ء)

رُوئیداد جلسۂ سالانہ برطانیہ
(بقیہ صفحہ اوّل)

آنے والا ہے۔ اور اندھیروں کو چیرنے والا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے جماعتِ احمدیہ میں دُعاؤں کی قبولیت کے نشانات کا ذکر فرمایا جو فجی، امریکہ، مشرق و مغرب اور دُنیا کے کونے کونے میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور فرمایا کہ ان واقعات کے بیان کرنے سے میرا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ پیر پرستی کی تعلیم دُوں بلکہ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ دُعا سے غافل نہ ہوں۔ اور یہ نشانات اپنی ذات میں دیکھنے کی تمنا کریں۔! احمدیت خدا کا دوست بننے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ خُدا سے ذاتی تعلق میں جماعتِ احمدیہ کی زندگی ہے۔ اور ہر احمدی کو بکثرت خدا سے ذاتی تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا کہ دُنیا اتنی تیزی سے مادہ پرستی کی طرف دوڑ رہی ہے کہ ان کو اسلام اور احمدیت کی طرف لانے کے لئے دلائل کارگر نہیں ہو سکتے بلکہ جب تک دُنیا بکثرت خُدا والے نہیں دیکھ لیتی اُس وقت تک اُن کی زندگی میں انقلاب نہیں آسکتا۔ دِل جیتنے کے لئے لازماً خدا والے بننا ہوگا۔ فرمایا، یہ سب کاموں سے آسان کام ہے۔ اور اس کے لئے آج میدان خالی ہے۔ کیونکہ دُنیا کی اکثریت خُدا سے دُور ہے اس لئے آج ہر وہ آواز جو کامل یقین کے ساتھ خُدا کو پکارے گی وہ ضرور سُنی جائے گی۔ رُوحانی قوتوں کو چمکانے اور نمایاں کرنے کے لئے بڑے بڑے چِلوں کی ضرورت نہیں۔ بلکہ خلوص اور درد کے ساتھ دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ پھر اللہ بھی بڑھتے ہوئے پیار کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ یہ آزمائش کے دَور نہیں بلکہ آزمائش کے دَور کا علاج اس میں ہے۔

خُطبہ کے بعد حضور نے نماز جُمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور نے خطبہ جُمعہ اُردو زبان میں ارشاد فرمایا۔ البتہ اس کے انگریزی، عربی اور انڈونیشین ترجمہ کا انتظام موجود تھا۔ جس سے ضرورتمند احباب و خواتین نے بذریعہ ہیڈ فون استفادہ کیا۔

علاقہ کے میئر کا خطاب:

نمازِ جُمعہ کے بعد علاقہ کی ایک معزز شخصیت MAYOR کے WAVERLEY BOROUGH نے حاضرینِ جلسہ سے مختصر خطاب کیا جس میں انہوں نے اپنی طرف سے اور اپنے علاقہ کے لوگوں کی طرف سے سب حاضرینِ جلسہ کو خوش آمدید کہا اور اس امر کا بھی ذکر کیا کہ دُنیاوی لحاظ سے انسان خواہ کتنی ہی ترقی کیوں نہ حاصل کرے اُسے ذہنی سکون حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لحاظ سے کوئی انسان مذہب اور عقیدہ کی ضرورت محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور یہ ضرورت کسی جاندار مذہب کے ذریعہ ہی پُوری ہو سکتی ہے۔ اِسی پس منظر میں انہوں نے جلسہ کے پروگرام کو بالخصوص نوجوان نسل کی تعلیم و تربیت کے لئے بہت مفید قرار دیا۔ اور جلسہ کی کامیابی کی تمنا کا اظہار کیا۔

میئر صاحب کے خطاب کے بعد محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ یُو۔ کے نے اس کا اُردو میں ترجمہ بھی پیش کیا۔

حضور انور کا افتتاحی خطاب:

پروگرام کے مطابق حضور انور چار بجے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور "السّلام علیکم" کہا۔ سب حاضرین نے کھڑے ہو کر وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ اور اسلامی نعروں کے ساتھ اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ حضور کے ارشاد پر جب احباب اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہُوا جو مکرم حسن محمود عودہ صاحب (عرب احمدی) نے کی۔ اس کے بعد مکرم فلاح الدین صاحب مقیم جرمنی نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم ؎

خُدا کے پاک لوگوں کو خُدا سے نُصرت آتی ہے

خوش الحانی کے ساتھ سُنائی۔ دُوسری نظم مکرم غلام سرور صاحب آف شیخوپورہ، پاکستان نے ترنم کے ساتھ سُنائی یہ نظم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِسی جلسہ کے لئے لکھی تھی اور اس کا پہلا شعر یہ تھا ؎

کیا موج تھی جب دِل نے جپے نام خُدا کے
خوشبوؤں کے اُٹھنے لگے سینے سے بھبا کے

(حضور کی یہ نظم بدر مجریہ ۱۴؍ اگست میں شائع ہو چکی ہے۔ مُدیر بدر) حضور کا یہ تازہ منظوم کلام اثر و جذب میں ڈوبا ہُوا تھا۔ ایک طرف حاضرین کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔ اور دوسری طرف نعرہ ہائے تکبیر اور دُوسرے اسلامی نعروں کے ساتھ جلسہ گاہ گونج رہی تھی۔ خود حضور انور نے بھی ایک نعرہ لگوایا۔ حضور نے بلند آواز سے فرمایا "اسیرانِ راہِ مولیٰ" اور تمام حاضرین نے "زندہ باد" کے ساتھ اس کا بآوازِ بلند جواب دیا۔

تلاوت اور نظموں کے بعد حضرت امیر المومنین نے تشہد، تعوذ اور سُورۃ فاتحہ اور چند مزید آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کے ساتھ حاضرین سے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔

حضور کا یہ خطاب، (جو بدر مجریہ ۴؍ ستمبر میں شائع ہو چکا ہے — مُدیر بدر) اُردو میں تھا تقریباً چھ بجے تک جاری رہا۔ انگریزی، عربی، انڈونیشین زبانوں میں ساتھ ساتھ ترجمہ بذریعہ ہیڈ فون سُننے کا انتظام موجود تھا۔

پہلے روز کا دُوسرا اِجلاس:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی خطاب کے بعد پہلے روز کا دُوسرا اجلاس مکرم ہبۃ النور فرحاخن امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ کی زیرِ صدارت شروع ہُوا۔ آنمکرم خُدا کے فضل سے ہالینڈ کے نہایت مخلص مقامی احمدی ہیں۔

سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈائریکٹر عالمی بینک امریکہ نے TRIALS, CHALLENGE & BLESSINGS — (ابتلاؤں کی برکات) کے موضوع پر انگریزی میں خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ موضوع جماعتِ احمدیہ کے موجودہ حالات کے عین مطابق ہے۔ اگرچہ جماعتِ احمدیہ کی مخالفت شروع سے ہوتی رہی ہے۔ لیکن موجودہ مخالفت کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ ایک حکومت کی طرف سے منظم طور پر کی جا رہی ہے۔ موصوف نے کہا کہ موجودہ حکومتِ پاکستان کا اپنا وجود کوئی قانونی جواز نہیں رکھتا۔ اور جہاں تک جماعتِ احمدیہ کے خلاف موجودہ حکومتِ پاکستان کے آرڈی نینس کا تعلق ہے وہ سراسر خلافِ اسلام ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر خُدا تعالیٰ چاہتا تو ہر شخص ہدایت یافتہ ہوتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہر انسان کو مذہب کے معاملہ میں آزاد چھوڑا ہے۔ لیکن حکومتِ پاکستان اِس قرآنی اُصول کی کھلی کھلی مخالفت کر رہی ہے۔ اس کے بعد موصوف نے اِس سوال کا نہایت مفصّل اور مبسوط جواب دیا کہ خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کو مظلومی کی حالت میں کیوں رکھتا ہے۔ کیونکہ ہر نبی اور اُس کے ماننے والوں کو بڑی بڑی مشکلات اور آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے موصوف نے قرآن کریم، احادیثِ نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کی کُتب سے متعدد حوالہ جات پیش کئے۔ اور بتایا کہ مصائب کا آنا انسان کی رُوحانی ترقی اور تکمیلِ اخلاق کے لئے ضروری ہے۔ اور مصائب کے ذریعہ ہی ایمان کی لذت محسوس ہوتی ہے۔ اور اعلیٰ انعامات کا حصول مصائب کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ آخر میں موصوف نے بتایا کہ اِس امر کا علم اگرچہ صرف خُدا تعالیٰ کو ہے کہ موجودہ ابتلاء کب ختم ہوگا۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ خدا کی تقدیر یہی ہے کہ آخری غلبہ بہر حال خُدا کے مامور کا ہی ہوگا۔

آپ نے مخالفینِ احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اے مخالفینِ احمدیت! جو ظُلم کرنا چاہتے ہو بے شک کر لو لیکن اسلام کے مقدس نام کو بدنام نہ کرو۔ اور اسلام کے حسین نام کو استعمال مت کرو۔

اس کے ساتھ ہی موصوف نے احبابِ جماعت کو اتحاد، اطاعت اور قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔

دُوسری تقریر مکرم مصطفےٰ ثابت صاحب کی تھی۔ موصوف نہایت مخلص مصری عرب احمدی ہیں۔ اور آپ نے تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔ آپ کی تقریر انگریزی زبان میں تھی اور موضوع تھا

"LIFE OF HOLY PROPHET (S.A.W.) ASPECT OF PREACHING."

(سیرتِ نبویؐ بحیثیت داعی الی اللہ) آپ نے بتایا کہ ہر نبی کی زندگی کا اہم ترین کام تبلیغِ دین ہوتا ہے۔ آنحضرتؐ کو بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلّغ ما اُنزل الیک کہ جو پیغام تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے، اُسے تمام لوگوں تک پہنچاؤ۔ حضورؐ نے نہایت کامیابی کے ساتھ اس حکم پر عمل فرمایا۔ اور تبلیغ میں آپؐ کی کامیابی کا راز آپؐ کی محبتِ الٰہی اور انسانی ہمدردی تھا۔ آنحضرتؐ نے تبلیغ کے لئے مختلف طریق اختیار کئے۔ کبھی مشترکہ اُصولوں پر جمع ہونے کی تبلیغ فرمائی کبھی دعوتِ طعام کے ذریعہ تبلیغ فرمائی۔ اور اس غرض کے لئے آپؐ نے انتہائی صبر و حوصلہ کا مظاہرہ فرمایا۔ مخلوقِ خدا کی خدمت کے ذریعہ بھی بہت سے لوگوں نے آپؐ سے ہدایت حاصل کی۔ آخر میں فاضل مقرر نے دُشمنانِ احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں کہا کہ اَے دُشمنانِ احمدیت! بے شک تم ہماری قمیصوں سے کلمے کے بیج نوچ لو۔ لیکن خدا کی قسم تم کلمہ سے ہماری محبت کو کبھی کم نہیں کر سکتے۔

تیسری تقریر مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن کی تھی۔ آپ ایک جیّد عالم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ڈینش زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ آپ ڈنمارک کے مخلص مقامی احمدی ہیں۔ آپ کی تقریر انگریزی میں تھی اور موضوع تھا "NEED OF RELIGION." (مذہب کی ضرورت)۔ آپ نے اپنے خطاب میں بتایا کہ مذہب کے لئے قرآن کریم نے دِین کا لفظ استعمال کیا ہے جس کا ایک مطلب فرمانبرداری ہے۔

قرآن کریم اور تاریخ گواہ ہے کہ انسان ہر زمانہ میں مذہب کا محتاج رہا ہے۔ سب مذاہب کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ بُنیادی طور پر سب مذاہب ایک جیسی تعلیم دیتے ہیں۔ جو کہ خُدا تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ مذہب کا ایک اہم مقصد تخلّق باخلاق اللہ ہے یعنی انسان کو اپنے محدود دائرہ میں صفاتِ الٰہیہ سے متصف کرنا۔ اس لحاظ سے آنحضرتؐ نے مذہب کو مکمل فرمایا ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ مذہب اسلام کی تبلیغ کے کام کو مکمل کرنے کا آغاز کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ اکثریت ہمیشہ غلط ہوتی ہے۔ اور خدا کے انبیاء اور اُن کی جماعتیں قلیل ہونے کے باوجود سچی ہوتی ہیں۔ اور ان کی ایک اہم صفت نیکی کی تلقین کرنا اور بُری باتوں سے منع کرنا ہوتا ہے۔ اور ایسے لوگ خدا کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔ آخر میں آپ نے بتایا کہ مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لباب اللہ تعالیٰ کو پانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو پانے کے بغیر انسان کبھی قلبی سکون حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اسی سے مذہب کی ضرورت روزِ روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔

جلسہ کے پہلے روز کی کارروائی تقریباً پونے آٹھ بجے شام ختم ہوئی۔ اس کے بعد تمام احباب و خواتین کو کھانا پیش کیا گیا۔ اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔ بعد ازاں تمام احباب و خواتین اپنی اپنی رہائش گاہوں میں آرام کے لئے تشریف لے گئے۔ اسلام آباد سینٹر میں تقریباً دو ہزار افراد کی رہائش کا انتظام کیا گیا۔ علاوہ ازیں بعض احباب کو ساؤتھ آل، ہنسلو، ایسٹ لندن اور کرائیڈن کے مشن ہاؤسز میں بھی ٹھہرایا گیا۔ اور بعض کو احبابِ جماعت کے گھروں میں۔ اور بعض احباب اپنے ذاتی انتظام کے تحت مختلف ہوٹلوں میں بھی ٹھہرے۔ چنانچہ اسلام آباد سے باہر ٹھہرنے والے دوستوں اور قریبی علاقہ کے احمدیوں کو اُن کی رہائش گاہوں سے جلسہ گاہ لانے اور واپس پہنچانے کے لئے مُفت ٹرانسپورٹ کا انتظام جماعت کی طرف سے کیا گیا۔

دُوسرے روز کا آغاز

دُوسرے روز کے پروگرام کا آغاز نمازِ تہجد سے ہُوا جو اسلام آباد میں مقیم احباب نے باجماعت ادا کی۔ اس کے بعد حضور انور کی اقتداء میں نمازِ فجر ادا کی گئی۔ مکرم نصیر احمد صاحب قمر مبلّغِ سلسلہ نے قرآن کریم کا درس دیا۔ بعد ازاں سب دوستوں کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ اور پھر وقتِ مقررہ پر جلسہ کی کارروائی شروع ہو گئی۔

اجلاسِ اوّل :

مورخہ ۲۶ جولائی بروز ہفتہ دوسرے روز کا پہلا اجلاس صبح دس بجے مکرم مظفر احمد صاحب ظفر امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی زیرِ صدارت شروع ہُوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہُوا جو مکرم عبد الحفیظ کھوکھر صاحب مبلّغِ سلسلہ نے کی اور اس کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب طاہر آف کراچی نے حضرت مسیح موعودؑ کی بابرکت نظم ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے سُنائی۔

اِس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ، پاکستان کی تھی۔ آپ کی تقریر اُردو میں تھی۔ اور اس کا موضوع تھا "احمدیت کا پیدا کردہ انقلاب" آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ظہور قرآن کریم کی سُورۃ جمعہ کی آیت وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے مطابق ہُوا۔ اور آپؑ ایسے وقت میں ظاہر ہوئے جب مُسلمانوں کی اعتقادی اور عملی حالت نہایت بگڑ چکی تھی۔ چنانچہ آپؑ نے اعتقادی لحاظ سے یہ انقلاب پیدا کیا کہ دُنیا کو تاثیرِ دُعا کا کُھلا کُھلا ثبوت دیا۔ زندہ خدا کی تجلّیات دِکھائیں۔ ختمِ نبوت کی صحیح تفسیر سکھائی۔ آنحضرتؐ سے محبت کرنے والی ایک جماعت پیدا کی۔ قرآن کریم کو نسخ سے پاک قرار دے کر اس کی محبت اپنی جماعت کے اندر پیدا کی۔ اسی انقلاب کا نتیجہ ہے کہ آج خُدا کے فضل سے جماعتِ احمدیہ میں کئی ایسے افراد موجود ہیں جن سے خُدا ہمکلام ہوتا ہے۔ عملی انقلاب کے نقطۂ نگاہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے نتیجہ میں فسق و فجور میں بہت سے مبتلا لوگ متقی و پرہیزگار بن گئے۔ خلافتِ حقّہ اسلامیہ کا بابرکت نظام قائم ہُوا۔ دین کی ترقی و اشاعت کیلئے غیر معمولی مالی قربانی کرنے والی جماعت قائم ہوئی۔ ایسا تبلیغی نظام قائم ہُوا جس کے نتیجہ میں وہ جماعت جو ایک شخص سے شروع ہوئی آج ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں کئے جا رہے ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے تبلیغِ اسلام کے لئے اپنی ساری زندگیاں وقف کر دی ہیں۔ احمدیت کا پیدا کردہ یہ انقلاب باوجود مخالفتوں کے ہر دم آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے اور بڑھتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کا خُدائی وعدہ پُوری شان کے ساتھ پُورا ہو جائے گا۔

دُوسری تقریر مکرم عبد الوہاب صاحب آدم امیر و مبلّغ انچارج گھانا، مغربی افریقہ کی تھی۔ آپ کی تقریر انگریزی میں تھی اور موضوع تھا

"NEW OPENINGS FOR THE SPREAD OF ISLAM IN GHANA AND ITS BLESSINGS."

(غانا میں تبلیغِ اسلام کا نیا دَور اور اس کی برکات)

فاضل مقرر نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ گزشتہ سال افریقن ممالک میں جب قحط نے اپنے تباہ کُن اثرات دِکھائے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکومتِ غانا کی مالی امداد کی گئی جس کا وہاں کی حکومت اور عوام پر بہت نیک اثر ہُوا۔ آپ نے بتایا کہ افریقہ میں تبلیغِ اسلام کے لئے مشن کا آغاز سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے ایک حدیث نبویؐ کی روشنی میں فرمایا تھا۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ افریقن ممالک سے کوئی دُشمنِ اسلام اُٹھے گا جو خانہ کعبہ پر حملہ کرے گا۔ حضورؓ نے آنحضرتؐ کی اس وارننگ کو سامنے رکھتے ہوئے یہ عہد کیا کہ ہم تبلیغ کے ذریعہ سارے افریقہ کو اسلام کا فدائی اور شیدائی بنا دیں گے۔ تاکہ وہاں سے جو اُٹھے وہ خانہ کعبہ کی عزت و تکریم کے لئے ہی اُٹھے۔ موصوف نے مزید بتایا کہ تبلیغِ اسلام کے اس نئے دَور میں حضور انور کی رہنمائی میں غانا کے ایسٹرن ریجن کو تبلیغ کے لئے منتخب کیا گیا کیونکہ وہاں ابھی تک احمدیت کا پیغام نہ پہنچا تھا۔ چنانچہ ۱۸ مقامی زبانوں میں تبلیغی کیسٹس تیار کروائی گئیں۔ اور جماعت کی ذیلی تنظیموں کو اس جہاد میں حصّہ لینے کی تحریک کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے ایمان افروز نشانات کے ساتھ تائید و نصرت فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں اب تک اِس علاقہ میں ۱۴ نئی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ الحمدُ للّٰہ علیٰ ذٰلک۔ علاوہ ازیں اس علاقہ میں مشن ہاؤس کے لئے ایک عمارت مل گئی ہے جسے بدرُوحوں کے زیرِ اثر سمجھ کر کوئی بھی لینے کے لئے تیار نہ تھا۔ چنانچہ دو ملین سڈیز کی یہ عمارت صرف بیس ہزار سڈیز میں مل گئی۔ اور نہ صرف تبلیغِ اسلام کا ایک مرکز قائم ہو گیا بلکہ اس کی کامیابی کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں پر یہ غیر معمولی اثر بھی ہُوا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے مشن پر بدرُوحوں کا کوئی اثر نہیں ہُوا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

تیسری تقریر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی، پاکستان کی تھی۔ گلے کی خرابی کی وجہ سے موصوف کی لکھی ہوئی تقریر مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ، پاکستان نے پڑھ کر سُنائی۔ یہ تقریر اُردو میں تھی اور اس کا موضوع تھا "حضرت مسیح موعودؑ کا عشقِ رسُولؐ" فاضل مقرر نے سب سے پہلے سورۃ جُمعہ کی روشنی میں حضرت مسیح موعودؑ کے ظہور کو آنحضرتؐ کی بعثتِ ثانیہ کے طور پر پیش کیا۔ اور اس کے بعد بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے اُردو۔ عربی اور فارسی کلام میں جو نظم و نثر دونوں پر مشتمل ہے اور جو اسّی سے زائد کتب پر حاوی ہے، صرف اور صرف حضرت محمد مصطفیٰؐ اور آپؐ کے لائے ہوئے پیغام کے حسن و احسان کو نہایت محبت، پیار اور عشق کے ساتھ تمام بنی نوعِ انسان کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور یہاں تک فرمایا کہ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا تعالیٰ کے عشق کے بعد مَیں حضرت محمد مصطفیٰؐ کے عشق و محبت میں مخمور ہوں۔ اے بدخوا لقو! اگر تمہارے نزدیک یہ کُفر ہے تو خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں۔ اس سلسلہ میں فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم و نثر سے بہت سی مثالیں پیش کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔

حضور ایدہ اللہ کا مستورات میں خطاب :

دُوسرے روز کے پہلے اجلاس کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات کے جلسہ گاہ میں تشریف لے جا کر ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جو ساتھ ساتھ مردوں کے جلسہ گاہ میں بھی

"تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱/۲ بی رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون :- 27-0441
گرام :- GLOBEXPORT

ریلے کیا گیا۔ اور مردوں نے بھی اسے سُنا۔ حضور نے اپنے اِس معرکۃ الآراء خطاب میں اسلام میں عورت کے امتیازی مقام کو نہایت دلکش اور جامع و مانع رنگ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آجکل دُنیا میں عورت بحیثیت عورت ایک اہم مضمون بن چکی ہے۔ عورت کی آزادی کی تحریکات چل رہی ہیں جن کا آغاز مغربی دُنیا سے ہُوا اور اب مشرقی دُنیا میں بھی وہی پیغام دیا جارہا ہے۔ اور چونکہ پُرانے مذاہب نے عورت کے تمام حقوق چھین لیئے تھے۔ اس لئے اسلام کو بھی ایک مذہب قرار دے کر بلاجواز تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اس کے بعد حضور نے عرب کے ماضی اور مغربی تہذیب کے ماضی وحال کے مقابلہ پر اسلام میں عورت کے اعلیٰ مقام پر مفصّل روشنی ڈالی۔ عرب کے قبل از اسلام حالات کا حوالہ دیتے ہوئے حضور نے بتایا کہ عرب میں عورت وراثت میں منتقل ہو جاتی تھی۔ مطلقہ عورت اپنی پسند سے دُوسرا نکاح نہ کرسکتی تھی۔ بیوہ عورت کو ایک سال تک بند کوٹھڑی میں غلیظ کپڑوں میں منحوس زندگی گزارنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ اسی طرح آج مغربی تہذیب میں عورت کو کھیل کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ فرمایا کہ پُرانی تہذیبیں عورت کو بالکل اسی طرح ناجائز طور پر استعمال کرتی تھیں جس طرح آج کی مغربی تہذیب کر رہی ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں اور اسلام نے انہی چیزوں سے عورت کو نجات دلائی ہے۔ اس کے بعد حضور نے عورت کی آزادی کی تحریکات کا تجزیہ کرتے ہوئے بتایا کہ اب تک جتنی بھی تحریکات عورت کی آزادی کے لئے شروع ہوئی ہیں اُن میں سے مرد کی طرف سے شروع ہونے والی تحریک صرف وہ تحریک ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ ؐ نے شروع فرمائی۔ اور باقی سب تحریکوں کی سربراہ آج بھی عورتیں ہی ہیں۔ اسلام کے سوا کوئی مذہب ایسا نہیں جس نے عورت کو ماضی کے مظالم سے نجات دلائی ہو۔ اسلام نے عورت کو کچھ آزادی کی شکل میں اور کچھ پابندیوں کی شکل میں آزادی دی۔ مغربی تہذیب کا ماضی بیان کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ سترھویں صدی میں جادو کے الزام میں ایک لاکھ عورتوں کو زندہ جلا دیا گیا۔ مرد کو حق دیا گیا کہ اگر عورت پر بدچلنی کا الزام لگائے تو عورت کو لازماً سزا ملے گی۔ فیکٹریوں میں ۱۸-۱۸ گھنٹے کام کرنے کے بعد پھر گھر کا کام بھی عورت کو کرنا پڑتا تھا۔ ۱۸۹۱ء تک عورتوں کو مرد کی جائداد پر کوئی حق نہ تھا۔ عورت کو ووٹ دینے کا بھی حق نہ تھا۔ عورتوں کے لئے علمی کام ایک جُرم تھا اسی لئے بعض عورتوں نے مردوں کے نام پر کتابیں لکھیں۔ ۱۸۲۰ء تک انگلستان کی آکسفورڈ یونیورسٹی میں کوئی عورت داخلہ نہ لے سکتی تھی۔ اور ۱۸۶۶ء سے پہلے کیمبرج یونیورسٹی میں لڑکیوں کو امتحان دینے کا حق نہ تھا۔ ۱۹۳۷ء تک عورت کو طلاق کا حق نہ تھا۔ ۱۹۷۶ء تک عورت کو خاوند کے خلاف عدالت میں شکایت کرنے کا حق نہ تھا۔ آج بھی انگلستان میں عورت کو وراثت کا حق حاصل نہیں۔ اس کے بعد حضور نے سوشلزم، کمیونزم اور یہودیت کے نظریات کی روشنی میں عورت کا بھیانک مقام بیان فرمایا۔ اور آخر میں مغربی تہذیب کے نتیجہ میں عورت، جن خطرناک مسائل سے دوچار ہے اُن کا تفصیلی ذکر فرمایا۔ اور اس کے بعد ثابت کیا کہ صرف اسلامی تعلیم ہی ایسی ہے جو کہ عورت کو اس کا جائز اور اعلیٰ مقام عطا کرتی ہے۔

حضور کا یہ عالمانہ خطاب پونے دو بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔

مسٹر ٹام کاکس ممبر آف پارلیمنٹ کی تقریر:

حضور اقدس کے خطاب کے بعد اور حضور انور کے تشریف لے جانے کے بعد مجد فضل لنڈن کے حلقہ کے ایم۔پی MR. TOM COX نے بھی حاضرین جلسہ سے انگریزی میں خطاب کیا اور اپنی اور حکومت کی جانب سے حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ نہایت کُھلے الفاظ میں اس امر کا اعتراف کیا کہ انہوں نے جماعتِ احمدیہ سے تعلق کے نتیجہ میں یہ سیکھا ہے کہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ ؐ کی محبت کی تعلیم تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ہے—! موصوف نے جماعتِ احمدیہ کو موجودہ دَورِ ابتلاء میں صبر و رضا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھانے پر پُرزور الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ آپ کے انگریزی خطاب کا بعد میں اُردو ترجمہ بھی سُنایا گیا۔

مسٹر ٹام کاکس کی تقریر کے بعد دُوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی اور اس کے بعد تمام احباب وخواتین کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ اور پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ظہر وعصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔

اجلاسِ دوم:

دوسرے روز کے دُوسرے اجلاس کی صدارت حضور انور نے خود فرمائی۔ حضور کی تشریف آوری پر نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، خاتم النّبیّین زندہ باد، اسیرانِ راہِ مولیٰ زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد اور حضرت مرزا غلام احمدؑ کی جے کے فلک بوس نعروں کے ساتھ حضور کا استقبال کیا گیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہُوا جو مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب (مصری احمدی) نے کی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری شبّیر احمد صاحب وکیل المال اوّل ربوہ نے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ سُنایا۔ بعدہٗ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کا دوسرے روز کا خطاب:

تشہد، تعوّذ، سُورۃ فاتحہ اور ایک آیتِ قرآنی کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ آج کے خطاب کے لئے جب مَیں نے عنوان سوچا تو دو عنوان سامنے آئے۔ ایک یہ مصرعہ کہ ؏

الٰہی تیرے فضلوں کو کروں یاد

اور دوسرے یہ مصرعہ کہ ؏

بہار آئی ہے اِس وقت خزاں میں

حضور نے فرمایا کہ دُنیا کے نظام میں خزاں کے اندر بہار نہیں آتی۔ لیکن الٰہی نظام میں کچھ اور قوانین ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ خزاں میں سے بہار نکال کر لائی جاتی ہے۔ جماعت پر نازل ہونے والے افضالِ الٰہیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافتِ رابعہ کے آغاز کے وقت اسّی ۸۰ ممالک میں احمدیت قائم تھی۔ اس وقت ارادہ کیا گیا کہ جوبلی کے سال تک سَو ۱۰۰ ممالک میں احمدیت قائم ہو جائے۔

آج جبکہ جوبلی سال میں ابھی تین سال باقی ہیں خُدا کے فضل سے ۱۰۸ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چُکا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

حضور نے ۸۵-۸۶ء میں نازل ہونے والے افضالِ الٰہیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسی سال کے دَوران دُنیا کے ۱۲ نئے ممالک میں جماعتیں قائم ہوئی ہیں جبکہ نئی جماعتوں کے لحاظ سے ۲۴ ممالک میں ۴۲۵ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ انڈونیشیا میں ایک گاؤں میں صرف ایک ہی دن ۱۶۰ افراد نے بیعت کی۔ اِسی طرح نائیجیریا میں ایک ہی دن میں ساٹھ افراد کو بیعت کی توفیق ملی۔ چنانچہ گذشتہ سال کی نسبت ۲½ گُنا زیادہ بیعتیں ہوئی ہیں۔ تعمیرِ مساجد کے میدان میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دُنیا کے مختلف ممالک میں دو سو ۲۰۰ نئی مساجد بنانے کی توفیق دی۔

یورپ میں نئے مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۸۴ء تک ۷۰ سال کے عرصہ میں جماعت نے یورپ کے ۸ ممالک میں ۸ مشن بنائے۔ لیکن گزشتہ سال کے دَورِ ابتلاء میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یورپ میں مزید آٹھ نئے مشن قائم کرنے کی توفیق دی ہے۔ اگر مشنوں کے رقبہ کو دیکھا جائے تو انگلستان میں اکیلے اسلام آباد سینٹر کا رقبہ سب مشنوں کے مجموعی رقبہ سے بھی بڑا ہے۔ اسی عرصہ میں اسیرِ ساہیوال چوہدری محمد اسحٰق صاحب کے بیٹے چوہدری محمد الیاس صاحب نے جو کینیڈا میں رہتے ہیں، اسّی ۸۰ ایکڑ کا رقبہ خرید کر کینیڈا کی جماعت کو بطور عطیہ دیا ہے۔ فجزاہُ اللہُ تعالیٰ۔

داعیان اِلی اللہ کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کی طرح تبلیغ بھی ہر شخص پر فرض ہے۔ اس لئے مبلغین کا نظام دُوسرے افرادِ جماعت کے تبلیغی نظام کا متبادل نہیں ہوسکتا۔ جس طرح چندوں کا حساب رکھا جاتا ہے اسی طرح ہر جماعت میں داعیانِ اِلی اللہ کا بھی حساب ہونا چاہیئے۔ پھر فرمایا کہ گزشتہ سال کے اعداد و شمار کے مطابق دُنیا بھر میں چھہتر ہزار دوسو (۷۶۲۰۰) داعیان اِلی اللہ ایسے ہیں جنہوں نے بیعتوں کے وعدے کئے اور پھر اپنی کارگزاری کی رپورٹیں بھی بھجواتے رہے ←

بدر کی اعانت
آپ کا جماعتی فریضہ ہے!
مینیجر بدر

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

NO. 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.K. ROAD. BANGALORE - 560002
PHONE NO. 228666

محتاجِ دُعا:- اقبال احمد جاوید مع برادران جے این رڈ لائنز ایسٹڈ
جے این انٹر پرائسز

ان داعیان الی اللہ میں ایک خوش قسمت ڈاکٹر ایسے بھی ہیں جن کو نائیجیریا میں ۱۲۰۰ احمدی بنانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذلک عربوں میں تبلیغی منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دو سال قبل ۱۰۰ عرب احمدی بنانے کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ گذشتہ سال ۳۲ اور امسال ۶۲ عربوں نے بیعتیں کی ہیں اس طرح یہ تعداد ۹۴ ہو گئی ہے۔ نئی بیعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ سال صرف غانا میں ۷۴۶ [illegible] بیعتیں ہوئیں۔ الحمد للہ۔ شعبہ سمعی و بصری کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مختلف ممالک میں ۳۷ زبانوں میں ۵۰۰ کیسٹس کی ماسٹر کاپیاں تیار کی گئیں جن کی ہزاروں کاپیاں [illegible] کی گئیں۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ۱۱ [illegible] میں ہمارے پروگرام نشر ہوتے رہے۔ گذشتہ ۲ سال میں حضور کے [illegible] ۶۹ انٹرویو [illegible] ممالک کے ریڈیو و ٹیلیویژن سے نشر ہو چکے ہیں۔ صرف نائیجیریا میں ہی [illegible] گھنٹے کا پروگرام نشر ہوا۔ مبلغین کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت پاکستان سے باہر مختلف ممالک میں ۱۸۲ مرکزی مبلغین [illegible] جہاد میں کام کر رہے ہیں۔ اس کے [illegible] حضور نے فرمایا کہ جماعت کو مزید واقفین کی ضرورت ہے۔ مخلص نوجوان آگے آئیں اور اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں "نصرت جہاں آگے بڑھو" سکیم کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقی ممالک میں جماعت نے خدمت خلق کے لئے جو ہسپتال قائم کئے ہیں ان کی مجموعی سالانہ آمد [illegible] کروڑ روپے ہے جو سب کی سب ان ہی ممالک کی خدمت اور بہبود کے لئے صرف کی جاتی ہے اسی طرح افریقی ممالک میں اس سکیم کے تحت ۳۱ سیکنڈری سکول بھی کام کر رہے ہیں۔ ان سکولوں میں ۱۴،۸۳۲ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مالی قربانی کے میدان میں جماعت کا عملی نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت کا سالانہ بجٹ ۲۱ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے تک پہنچ گیا ہے اور ۱۰ کروڑ روپے کے متفرق وعدے اس کے علاوہ ہیں۔ خدمت خلق کے لئے جماعت نے ۹۴ لاکھ روپے سے زائد رقم خرچ کی ہے جب کہ تعلیمی Grants اس کے علاوہ ہیں

C P II [illegible] کی کارکردگی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ ۲ سال میں اس سیل کی طرف سے ۲۰۰،۲۰۰ خطوط بھجوائے گئے نیز دنیا بھر کی ۱۱۳ اخبارات میں جماعت کی ۹۱۲ خبریں شائع ہوئیں۔ وکالت اشاعت کے کام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مختلف زبانوں میں لٹریچر پیدا کرنے کے لئے اسلام آباد سینٹر میں روسی، عربی، چینی، فرانسیسی اور ترکی زبان کے Desks قائم کئے گئے ہیں جو نہایت مستعدی کے ساتھ کام کر رہے ہیں چنانچہ گذشتہ ۲ سالوں میں جتنا لٹریچر شائع کیا گیا ہے اتنا گزشتہ ۱۰ سال میں بھی نہیں ہوا۔ تراجم قرآن کریم کی اشاعت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ خدا کے فضل سے اسی سال کے دوران فرانسیسی اور اٹالین زبان کے ترجمے شائع ہو کر تقسیم ہو رہے ہیں۔ روسی ترجمہ بھی عنقریب تیار ہو جائیگا۔ اور اس کے بعد انشاء اللہ چینی ترجمہ ہوگا۔ حضور انور نے اپنی طرف سے یہ اعلان فرمایا کہ حضور اپنے مرحوم والدین کی طرف سے بھی ایک زبان میں ترجمہ قرآن کریم کا خرچ پیش کریں گے۔

اپنے خطاب کے آخر میں حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت [illegible] کے [illegible] احمدیت کے مخالفین نے جو خدمات سرانجام دی ہیں ان کا بھی قدرے ذکر کیا جائے کہ انہوں نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کی ۶۷ مساجد سے کلمہ طیبہ مٹایا۔ ۱۴۴ احمدیوں کو کلمہ طیبہ کے بیج لگانے کی وجہ سے گرفتار کیا اور ان پر مقدمے چلائے جن میں دو نابالغ بچے بھی شامل ہیں۔ ۱۰ احمدیوں پر قاتلانہ حملے ہوئے ان میں سے ۱۳ احمدیوں کو جام شہادت نوش کرنے کی توفیق ملی جن میں ایک ۸۰ سالہ بزرگ بھی شامل ہیں۔ ۱۶ احمدیوں کو تدفین کے بعد ان کی قبروں سے نکالا گیا ۹ احمدیہ مساجد کو سربمہر کیا گیا۔ اور دو احمدیہ مساجد کو شہید کر دیا گیا۔ احمدیوں کے خلاف ۵۸۵ جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے جن میں سے ۲۲۷ زیر سماعت ہیں۔ ۱۳۵ کتب و رسائل ضبط کئے گئے آخر میں حضور نے مخالفین احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں جو خدمات کے طریقے سکھائے گئے ہیں ہم ان پر گامزن ہیں اور جو تمہیں سکھائے گئے ہیں تم ان پر گامزن رہو پھر دیکھو کہ کون کامیاب ہوتا ہے اور کون ناکام و نامراد؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے ساتھ ہی دوسرے روز کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی اس کے بعد تمام حاضرین کو کھانا کھلایا گیا اور پھر حضور انور کی اقتداء میں مغرب و عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔

تیسرے روز کا آغاز

مورخہ ۲۷ جولائی بروز اتوار جلسہ کے تیسرے روز کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا جو اسلام آباد میں مقیم احباب و خواتین نے باجماعت ادا کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی گئی اور بعد ازاں مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے حدیث شریف کا درس دیا۔ کچھ آرام کے بعد تمام احباب و خواتین کو ناشتہ کرایا گیا۔ اور پھر جلسہ گاہ میں جلسہ کی کاروائی کا باقاعدہ پروگرام شروع ہوا۔

پہلا اجلاس

تیسرے روز کا پہلا اجلاس مکرم الحاج نوح سوینڈ ہسن امیر جماعت احمدیہ ڈنمارک کی زیر صدارت ہوا۔ جس کا آغاز صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم محمود احمد صاحب شاد نے کی۔ اس کے بعد مکرم صفدر حسین صاحب عباسی مبلغ سلسلہ نے محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی تازہ نظم خوشی الکافی ہے [illegible] تنظیم کے بعد پہلی تقریر مکرم [illegible] مبارک احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج امریکہ کی۔ آپ کی تقریر اردو میں تھی اور عنوان تھا۔ "ریاستہائے متحدہ امریکہ میں تبلیغ اسلام کا انقلابی منصوبہ اور اس کے اثرات" آپ نے بتایا کہ امریکہ میں تبلیغ اسلام کا انقلابی منصوبہ خود حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ شروع ہوا چنانچہ سب سے پہلے امریکن احمدی مسٹر الیگزینڈر رسل ویب صاحب تھے جو حضرت مسیح موعودؑ کے ۱۸۹۴ء کے اشتہارات کے ذریعہ احمدی ہوئے۔ اسی طرح آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایک مشہور مسلمان بزرگ پیر رشید الدین صاحب العلم نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے متعلق استخارہ کیا تو آپ کو جواب ملا کہ امریکہ میں اسلام کی اشاعت مرزا غلام احمد کے ذریعہ ہوگی دوبارہ استخارہ کیا تو خواب میں آنحضرت کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا ھو صادق ھو صادق کہ وہ (حضرت مرزا غلام احمد صاحب) اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ امریکہ میں اشاعت اسلام کے لئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کی ہلاکت کا نشان ۱۹۰۷ء میں دکھایا جس کا ذکر امریکہ کے ۳۲ اخبارات میں شائع ہوا۔ تبلیغ اسلام کی حالیہ کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا کہ اشاعت اسلام کی غرض سے آئندہ نسل کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ۵۰ ہزار ڈالرز کا ایک خصوصی فنڈ قائم کیا گیا ہے جس سے غریب طالب علم نوجوانوں کو اعلیٰ سائنسی تعلیم دلائی جائیگی۔ گذشتہ دو سال میں ۱۸ لاکھ ڈالر کے خرچ سے ۱۱ نئے مشن خریدے گئے ہیں۔ الحمد للہ ۲ لاکھ کی تعداد میں تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا گیا ہے۔ ۶۰ ہزار ڈالر کا تبلیغی لٹریچر فروخت کیا گیا۔ ۲۳۲ داعیان الی اللہ ایسے ہیں جنہوں نے اپنا نام رجسٹر کروایا ہوا ہے اور انہوں نے اپنے کم از کم دو، دو، دوستوں کو حضور انور کے خطبات و خطابات کی کیسٹس سنانے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ خطبات کے کیسٹ سن کر حال ہی میں بوسٹن میں ایک ڈاکٹر احمدی ہوئے ہیں۔ ۸۵۰ ڈاکٹروں کے ایڈریس اکٹھے کر کے انہیں باقاعدہ کیسٹس بھجوائی جا رہی ہیں۔ اخبارات کے ذریعہ تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ لاس اینجلز کے ایک مشہور اخبار میں حضرت مسیحؑ کی طبعی موت کی حقیقت کے متعلق ایک اشتہار شائع کروایا گیا اور اس طرح ۶۲ لاکھ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ احمدی مستورات اسلامی پردہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے بڑے شوق سے لٹریچر بھی تقسیم کرتی ہیں۔

دوسری تقریر مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی تھی، جو انگریزی میں تھی اور اس کا موضوع تھا

A DISTINGUISHED SON OF AHMADIYYAT
SIR MUHAMMAD ZAFRULLAH KHAN

(حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مرحوم)

آپ نے اپنی تقریر میں اسلام اور احمدیت کے بطل جلیل حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے اوصاف حسنہ اور آپ کی خدمات کا تفصیلی تذکرہ نہایت احسن رنگ میں کیا اور بتایا کہ حضرت چوہدری صاحب اپنی اعلیٰ قابلیت کی بنا پر بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ آپ وزیر قانون، انڈین کورٹ کے جج، انٹرنیشنل کورٹ کے جج، تجارتی اور ریلوے کے وزیر کے اہم عہدوں پر بھی فائز رہے۔ آپ اعلیٰ قانون دان بھی تھے اور اعلیٰ سیاسی رہنما بھی۔ آپ نے قیام پاکستان میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ اسی لئے قیام پاکستان کے بعد آپ کو قائد اعظم نے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کیا۔ بین الاقوامی Statesman کی حیثیت سے آپ نے کشمیر، عرب ممالک اور ساؤتھ افریقہ کے مظلوم عوام کی نمایاں خدمت کی۔ آپ کے کردار کی امتیازی شان بیان کرتے ہوئے فاضل مقرر نے بتایا کہ حضرت چوہدری صاحب مرحوم نے اسلام کی تعلیم پر پوری طرح عمل کرنے والے تھے اور اسلام کی خدمت اپنا مطمح نظر سمجھتے تھے۔ آپ کو بچپن میں حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کا عظیم اعزاز حاصل ہوا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے آپ نے فیض حاصل کیا۔ حضرت مصلح موعودؓ خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی صحبت [illegible]

... دل ... مسلمانوں کی خدمت کا بے پناہ جذبہ موجود ... حضرت ... دنیا کے مشہور ... کے ان بیانات کا بھی ذکر کیا جن میں انہوں نے حضرت چوہدری صاحب کو کھلا عقیدت کے ساتھ خراج تحسین پیش کیا۔ ... شاہ حسین صاحب ... بھی شامل ہیں جنہوں نے حضرت چوہدری صاحب کو ... مناظرہ کا چیمپئن قرار دیا گیا۔ فاضل مقرر نے حضرت چوہدری صاحب کی علمی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ سمیت حدیث، فقہ، سیرت اور اسلام کے تعارف پر درجن کے قریب کتب تصنیف فرماکر جلیل القدر علمی خدمت سرانجام دی ہے جو آپ کی طرف سے ایک عظیم صدقہ جاریہ ہے۔

تیسری تقریر مکرم مبارک احمد صاحب ساقی ایڈیشنل وکیل التبشیر کی تھی جو انگریزی میں تھی اور تقریر کا موضوع تھا۔

"SOLUTION TO PROBLEMS FACING THE YOUNG IN EUROP"

(یورپ میں نئی نسل کے مسائل کا حل)۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ آنحضرت کے ایک ارشاد کے مطابق ماں باپ اپنے بچے کی نیک یا بد تربیت کے ذمہ دار ہوتے ہیں اسی لئے نئی نسل کے مسائل کا حل یہ ہے کہ والدین اپنی ذمہ داریاں کو صحیح طور پر ادا کریں اور اولاد کے ساتھ ایسے رنگ میں برتاؤ کریں جو ان کی عزت نفس کو بھی قائم رکھے اور ان کے اندر اعلیٰ اخلاق بھی قائم کرے۔ اس امر کے لئے والدین کا اپنا نمونہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یورپ میں نئی نسل کے مخصوص مسائل کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ یورپ میں ہمارے بچے چونکہ غیر مسلم ماحول میں رہتے ہیں اس لئے وہ گھر میں اور قسم کے ماحول میں ہوتے ہیں اور گھر سے باہر بالکل مختلف ماحول میں ہوتے ہیں گویا بیک وقت انہیں دو قسم کے مسائل کا سامنا کرنا ہوتا ہے پس جو والدین بچوں کو ان سوالات کا حق طور پر جواب نہیں دے سکتے جو وہ باہر کے ماحول سے سیکھ کر آتے ہیں وہ والدین بچے کی تربیت کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ اس سلسلہ میں والدین اور بچوں کے درمیان تبادلہ خیال بہت ضروری ہے اور وہ والدین جو مقامی زبان صحیح طور پر نہیں جانتے یا بچوں کے ساتھ تبادلہ خیال کے لئے معقول وقت نہیں نکالتے وہ بھی اپنے بچوں کی تربیت کے مسئلہ کو حل نہیں کر سکتے۔ ماں باپ کے باہمی جھگڑے اولاد پر نہایت برا اثر ڈالتے ہیں اس لئے ان سے پوری طرح اجتناب کرنا بھی ضروری ہے۔ فاضل مقرر نے نئی نسل کی تربیت کے

لئے والدین کو مشورہ دیا کہ بچوں کو پاکستان کے موجودہ حالات سے آگاہ کریں اور اس کے ساتھ ہی احمدیت کے عقائد و نظریات بتائیں اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان کی کیسٹوں کا استعمال بہت ضروری ہے اسی طرح اپنے ازواج اور اولاد کے لئے قرآنی دعا ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔ (کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے ازواج اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا) کثرت سے کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تربیت اولاد کا اہم ترین ذریعہ دعا ہے۔

چوتھی تقریر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن کی تھی جو کہ اردو میں تھی اس کا موضوع تھا "قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات"۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور عبادت کا مغز دعا ہے اسی لئے دعا کی نہ صرف انسان کو شدید ضرورت ہے بلکہ قرآن کریم نے دعا کرنے کا ہر مسلمان کو حکم دیا ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ مضطر اور بے بسی سے دعا کرنے والے کی دعا کو اللہ تعالیٰ خاص طور پر قبول فرماتا ہے۔ انبیاء کرام کی زندگیاں قبولیت دعا کے بے شمار واقعات سے بھری ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نبیوں کے پاس بجز دعا کے اور کیا تھا اور یہی وہ ہتھیار تھا جس سے وہ باوجود بے سروسامانی کے اپنے بڑے بڑے طاقتور دشمنوں پر غالب آئے۔ فرعون کے مقابلے پر حضرت موسیٰ کی کامیابی، حضرت ذکریا کا اپنی بیوی کے بانجھ ہونے کے باوجود قبولیت دعا کے ذریعہ بیٹا حاصل کرنا، حضرت یونس کا مچھلی کے پیٹ سے صحیح سالم نکل آنا، حضرت عیسیٰ کا معجزانہ طور پر صلیبی موت سے بچ جانا اور پھر حضرت ابراہیم کی متضرعانہ دعا کے نتیجہ میں آپ کی اولاد سے شاہ لولاک حضرت محمد مصطفیٰ کا پیدا ہونا سب قبولیت دعا کے عظیم الشان نظارے ہیں۔ آنحضرت کی زندگی بھی ایسے نشانات سے بھری پڑی ہے ایک موقع پر آپ کی دعا کے نتیجہ میں لوگوں کو بارش عطا ہوئی۔ میدان بدر کی کامیابی کا فیصلہ آپ کی متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں ہی ہوا۔ عرب میں عظیم الشان روحانی انقلاب کا ظہور بھی آپ کی دعاؤں کا پھل تھا۔ اسلام کے اس موجودہ دور میں حضرت مسیح موعود نے بحکم الٰہی قبولیت دعا کے نشان اور اسلام اور اپنی سچائی کے ثبوت

کے طور پر پیش کیا۔ لیکھرام کی ہلاکت، عبدالکریم نامی شخص کی معجزانہ شفایابی، کپور تھلہ مسجد کا مقدمہ اور اسکی کامیابی، حضرت مصلح موعود کے بارہ میں پیشگوئی کا پورا ہونا۔ غرضیکہ بہت سے واقعات بطور مثال پیش کئے جا سکتے ہیں۔ پھر یہ نشان الٰہی خلفاء احمدیت کے ساتھ بھی چل رہا ہے۔ نہ صرف خلفاء کے ساتھ بلکہ آپ کے ادنیٰ غلاموں کے ساتھ بھی قبولیت دعا کا وعدہ ہے جیسا کہ فرمایا "آگ تمہاری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" (الہام حضرت مسیح موعود) مبلغین جماعت احمدیہ اور دیگر مخلصین جماعت کی زندگیاں اس خدائی وعدہ کو ہمیشہ پورا ہوتا دیکھتے رہے ہیں اور قیامت تک دیکھتے رہیں گے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پانچویں تقریر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور، پاکستان کی تھی۔ آپ کی تقریر اردو میں تھی اور موضوع تھا موجودہ دور ابتلاء میں جماعت احمدیہ کی خصوصی ذمہ داریاں۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جماعت احمدیہ کے موجودہ حالات انبیاء گذشتہ کے ان حالات سے مشابہ ہیں جبکہ ایک طرف انبیاء کے ماننے والے تھے اور دوسری طرف انبیاء کے مخالفین تھے ایسے حالات مومنوں کے لئے بطور امتحان ہوتے ہیں کیونکہ ایسے حالات میں مومنوں کی اعلیٰ تربیت کا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ دور اللہ تعالیٰ سے خصوصی انعامات حاصل کرنے کا بھی دور ہوتا ہے۔ موصوف نے بتایا کہ آج کل پاکستان میں اگرچہ بہت سے مظالم کئے جا رہے ہیں لیکن سب سے بڑا ظلم جماعت احمدیہ کو کلمہ طیبہ پڑھنے اور لکھنے سے روکنا ہے چنانچہ ایک مسجد سے حکومت کے کارندوں نے ۳۰ مرتبہ کلمہ طیبہ مٹایا اور ہر دفعہ جماعت نے پھر کلمہ طیبہ لکھ دیا۔ بالآخر حکومت نے مستقل پہرہ بٹھا دیا تاکہ کوئی احمدی دوبارہ کلمہ نہ لکھ سکے۔ اسی طرح جب احمدیوں نے کلمہ طیبہ کے بیج اپنے سینوں پر لگانے شروع کئے تو اس پر بھی انہیں گرفتار کر کے زدوکوب کیا گیا اور اب ان پر مقدمے چلائے جا رہے ہیں پس ان حالات میں جماعت احمدیہ کی سب سے بڑی ذمہ داری یہی ہے کہ وہ کلمہ کی محبت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہے اور کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہ کرے۔ آپ نے ایمان افروز مثالوں سے واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کا ہر احمدی کلمہ

طیبہ کی محبت کی خاطر اپنی جان، مال، عزت سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے خدا کرے کہ ہم ثابت قدمی سے اس امتحان میں ہمیشہ کامیاب ہوں اور اللہ تعالیٰ کے عظیم فضلوں اور انعامات کے وارث ہوں۔

تیسرے روز کا پہلا اجلاس تقریباً ایک بجے ختم ہوا۔ اس کے بعد سب احباب و خواتین کو دوپہر کا کھانا کھلایا گیا اور پھر ظہر و عصر کی نمازیں حضور انور کی اقتداء میں باجماعت ادا کی گئیں۔ اس کے بعد مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے حاضرین کو دو خطوط پڑھ کر سنائے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ساہیوال جیل سے مکرم الیاس منیر صاحب اور مکرم رانا نعیم الدین صاحب اسیران راہ مولیٰ جن کو سزائے موت سنائی جا چکی ہے، نے تحریر کئے تھے جس میں انہوں نے حضور اقدس اور تمام حاضرین جلسہ سے دعا کی درخواست کی تھی۔

آخری اور اختتامی اجلاس

جلسہ کا آخری اجلاس ۲½ بجے دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ حضور کی تشریف آوری پر احباب جماعت نے اسلامی نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا جس سے مجلس میں ایک خاص جوش و خروش پیدا ہو گیا تلاوت قرآن کریم سے کاروائی کا آغاز ہوا۔ جو مکرم فلاح الدین صاحب مقیم جرمنی نے کی۔ اس کے بعد مکرم محمد الیاس صاحب (جرمنی) نے حضرت مسیح موعود کی نظم ؎

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال
دل میں اٹھتا ہے مرے سو سو ابال

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد حضور انور نے حاضرین جلسہ سے نہایت عالمانہ اور عارفانہ خطاب فرمایا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کا آغاز تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور آیت قرآنی یا یھا الذین اٰمنوا من یرتد من دینکم .... الخ کی تلاوت سے فرمایا اور پھر قرآن و حدیث اور دوسرے اسلامی لٹریچر سے قتل مرتد کے مسئلہ پر مفصل روشنی ڈالی۔ فرمایا کہ عالم اسلام اس دور آخرین میں شدید قسم کے خطرات میں گھرا ہوا ہے اور اسلام دشمن طاقتیں نئے نئے حربوں سے اسلام پر حملہ آور

ہو رہی ہیں اور سب سے بڑی دردناک حقیقت یہ ہے کہ آج اسلام پر حملہ کے لئے اسلام کے ہی ہتھیار استعمال کئے جا رہے ہیں۔ آج عالم اسلام کے خنجر عالم اسلام کے سینوں میں ہی گھونپے جا رہے ہیں۔ ایران و عراق کی جنگ اور شام و لیبیا کی محاذ آرائی اس کی واضح مثالیں ہیں لیکن ایک حملہ ایسا ہے جس کے ذریعہ نہ صرف مسلمان ممالک ہی ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوں گے بلکہ ان کے اندر خانہ جنگی کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ یہ حملہ قتل مرتد کے مسئلہ کے ذریعہ ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اسلام پر ہونے والے اس حملہ کا دفاع کرے۔ فرمایا اس سلسلہ میں دو اہم سوالات قابلِ غور ہیں۔

اوّل: مسلمان کی تعریف کیا ہے؟

دوسرے: مرتد کسے کہتے ہیں؟

جہاں تک مسلمان کی تعریف کا سوال ہے ۱۹۵۳ء کی انکوائری رپورٹ سے ثابت ہے کہ فاضل ججوں نے جب علماء کو مسلمان کی تعریف کرنے کی دعوت دی تو ان کی تعریفوں کا جائزہ لینے کے بعد فاضل ججوں نے یہ فیصلہ دیا کہ دو عالم بھی اس بنیادی مسئلہ پر متفق نہیں۔ پس جب علماء مسلمان کی ہی تعریف نہیں کر سکتے تو وہ کسی کو مرتد کیسے قرار دے سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آج کے علماء جانتے بوجھتے آنحضرتؐ کی بتائی ہوئی مسلمان کی تعریف کو چھپاتے ہیں کیونکہ اس کے ساتھ وہ احمدیوں کو مرتد قرار نہیں دے سکتے ورنہ احادیث سے ثابت ہے کہ جب آنحضرتؐ نے مدینہ میں مردم شماری کرائی تو فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے اُسے مسلمان شمار کیا جائے۔ اسی طرح ایک موقعہ پر حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے ہمارے قبلہ کو قبلہ قرار دے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے اور اُسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حفاظت کی ضمانت حاصل ہے فرمایا۔ آج سینکڑوں احمدیوں کو پاکستان میں آنحضرتؐ کے ان واضح ارشادات کے خلاف غیر مسلم قرار دے کر سزائیں دی جا رہی ہیں تاہم جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اسے اللہ اور اُس کے رسول کی ضمانت کافی ہے۔ اسے کسی مُلّاں کی ضمانت کی ضرورت نہیں۔ مسلمان کی تعریف کے متعلق حضور نے مسند احمد بن حنبل کی وہ حدیث نبویؐ بھی پیش کی جس میں بتایا گیا ہے کہ حضورؐ کو جب معلوم ہوا کہ ایک جنگ میں حضرت اسامہ نے ایک دشمن کو کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل کر دیا ہے تو حضور نے اس پر انتہائی ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ کیا تم نے اُس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اُس نے سچے دل سے کلمہ پڑھا تھا یا نہیں۔ فرمایا کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ آج کے علماء کو اس حدیث کا علم نہ ہو لیکن پھر بھی بڑی دیدہ دلیری سے کلمہ پڑھنے والے احمدیوں کے کان، ناک اور ہاتھ کاٹنے کے فتوے دے رہے ہیں۔ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ احمدیوں کو مسلمانوں کی اکثریت نے غیر مسلم قرار دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس اکثریت کا تو یہ حال ہے کہ موجودہ حکومت کے پیر و مرشد جناب مولانا مودودی صاحب (مرحوم) نے یہی کہا کہ اس وقت ۹۹۹ فی ہزار مسلمان اسلام کا علم نہیں رکھتے اس لئے ان کی اکثریت کا فیصلہ کوئی معنی نہیں رکھتا پھر یہ بھی کہا کہ سیاسی لیڈر ہوں یا مفتیان دین و شرع ہوں، دونوں قسم کے لوگ یکساں گم کردہ راہ ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے فتووں کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ مرتد کی تعریف بتاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ مرتد کا لفظ فعل لازم سے ماخوذ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ مرتد وہ شخص ہوتا ہے جو خود اپنے آپ کو مرتد قرار دے نہ یہ کہ کوئی اور اُس کے مرتد ہونے کا فتویٰ دے۔ پھر حضور نے متعدد آیات قرآنیہ سے یہ ثابت کیا کہ کسی شخص کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ مرتد کو کسی قسم کی کوئی سزا دے۔ مرتد کی سزا صرف خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے لا اکراہ فی الدین کہ دین میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں والی آیت قرآنیہ بھی پیش فرمائی جو اس مسئلہ کو بالکل کھول کر رکھ دیتی ہے۔ حضور نے علماء کے ان تمام دلائل کا بھی ردّ فرمایا جو وہ قتل مرتد کی سزا کے حق میں پیش کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے علامہ شبیر عثمانی، مولانا مودودی، جسٹس پیر کرم شاہ اور پاکستان کی نام نہاد شرعی عدالت کے دلائل کا تفصیلی جائزہ لیا اور ان کا بطلان واضح کیا۔ حضور نے فرمایا کہ بہت سے مسلمان علماء ایسے ہیں جو قتل مرتد کی سزا کو خلاف شریعت سمجھتے ہیں۔ ان میں غلام احمد پرویز، مولوی ثناء اللہ امرتسری اور جسٹس کیانی شامل ہیں۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ مولانا مودودی صاحب اپنی کتاب "قتل مرتد" میں لکھتے ہیں کہ میں نے قتل مرتد کے مسئلہ کی حمایت میں اور مخالفت میں دیئے جانے والے دلائل پر بہت غور کیا ہے لیکن کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکا اور یہ بھی لکھا کہ قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلہ کے متعلق کوئی واضح تصریح نہیں ملتی۔ علماء کی باہمی تکفیر بازی اور ارتداد کے فتووں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ سنّی علماء کے نزدیک اثناء عشری کافر ہیں، شیعوں کے نزدیک سنّی کافر ہیں۔ پس اس وجہ سے آج عالم اسلام کو خود عالم اسلام سے ہی خطرہ ہے اور یہ امریکی سازش ہے کہ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں تاکہ لوگ اسلام پر لعنت بھیجنا شروع کر دیں۔ حضور نے عقیدہ قتل مرتد کے بھیانک نتائج بتاتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ مامون کے دور میں قرآن کریم کو مخلوق قرار دینے والے ایک عالم دین کو عید کے دن قربانی کی طرح ذبح کر دیا گیا اسی طرح امام احمد بن حنبل کو قرآن کریم کو غیر مخلوق قرار دینے کے نتیجہ میں کوڑے مار مار کر شہید کر دیا گیا۔ پس اگر آج بھی علماء کو اس بھیانک نظریہ کی اشاعت سے نہ روکا گیا تو عالم اسلام کو عالم اسلام کی چھری سے ہی ذبح کیا جائیگا۔ منکرین انبیاء کے عقائد کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے آیات قرآنیہ کی روشنی میں واضح فرمایا کہ تمام منکرین انبیاء کا یہ متفقہ عقیدہ تھا کہ مرتد کی سزا ضرور ہونی چاہیئے۔ اور اسی وجہ سے وہ اپنے نبیوں اور ان کے ماننے والوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بناتے رہے لیکن اس کے بالمقابل تمام انبیاء آزادی ضمیر کے عقیدہ کی حمایت کرتے رہے اور مرتد کی سزا کے عقیدہ کو باطل قرار دیتے رہے۔ پس یہ کس طرح ممکن ہے کہ حضرت رسول مقبولؐ قتل مرتد کے عقیدہ کی حمایت کر کے انبیاء کے دشمنوں کی صف میں جا کھڑے ہوں۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

اپنے خطاب کے آخر میں آنے والوں کے لئے اور اُن کے لیے جن میں حکومت پاکستان کی طرف سے جلسہ پر آنے سے روک دیا گیا، جلسہ کے منتظمین کے لئے، بنی نوع انسان کے لیے جو خوفناک عالمی جنگ کے دھانے پر کھڑا ہے اور ہر قسم کے دکھ اٹھانے والوں کے لیے حاضرین کو دعا کی تحریک فرمائی۔

جلسہ کے اختتام پر حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس سے قبل مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضور انور کی تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کا پہلا شعر یہ تھا۔ "ست دیارِ مغرب جانے والو دیارِ مشرق کے باسیوں کو کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا" حضور انور کی اس نظم نے (جو بدر مجریہ ۸ر اگست میں شائع ہو چکی ہے — ایڈیٹر بدر) حاضرین کے دلوں میں ایسا درد و گداز پیدا کر دیا کہ اجتماعی دعا کا نظارہ ایسا تھا کہ گویا یکسر ذبح ہو رہے ہیں اور ایسا یقین ہوتا تھا کہ خدائے ذوالعرش نے اپنے عاجز بندوں کی گریہ و زاری کو ضرور قبول کیا ہوگا اور اپنے فرشتوں کو قبولیت کے آثار ظاہر کرنے کا ضرور حکم دیا ہوگا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ جلسہ کے دوسرے اور تیسرے روز نماز تہجد باجماعت کی امامت علی الترتیب مکرم کمالی یوسف صاحب اور مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے کی

حضور انور کی خصوصی مصروفیات

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۵۳ ممالک سے آنے والے مہمانوں کو حضور انور نے اسلام آباد سینٹر میں درج ذیل پروگرام کے مطابق انفرادی اور اجتماعی ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔

۲۴ر جولائی بروز جمعرات بعد نماز عصر ۵½ بجے تا ۷ بجے: پاکستان (کراچی، سندھ، آزاد کشمیر، ربوہ، لاہور، سرحد، بلوچستان اور پنجاب)

۲۵ر جولائی بروز جمعۃ المبارک ۷ بجے تا ۸½ بجے شام: نائیجیریا، سیرالیون، ساؤتھ افریقہ، تنزانیہ، یوگنڈا، زیمبیا، زمبابوے، گیمبیا، گھانا، آئیوری کوسٹ، کینیا، لائبیریا، ماریشس، ملاوی، زائر، بینن۔

۲۶ر جولائی بروز ہفتہ ½۶ تا ½۸ بجے شام: مغربی جرمنی، فرانس، بیلجیم، ہالینڈ، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، اٹلی، سپین، یوگوسلاویہ

۲۷ر جولائی بروز اتوار ۹ تا ۱۰ بجے صبح: کویت، لیبیا، عمان، اُردن، مسقط، ابوظہبی، سعودی عرب، بحرین، مصر، دیگر عرب ممالک۔

۲۷ر جولائی بروز اتوار ۷ بجے شام: جاپان، انڈونیشیا، بھارت، بنگلہ دیش، سنگاپور، فجی، آسٹریلیا۔

علاوہ ازیں احباب جماعت برطانیہ نے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

چند اعداد و شمار

(۱) مہمانوں کی کل تعداد ۷۰۰۰ سے زائد

(۲) تعداد ممالک جن کی نمائندگی ہوئی۔ ۵۳

(۳) اسلام آباد میں رہائشی بارکیوں کی تعداد ۷ بڑی بارکیاں ۴ بڑے اور ۲۰ چھوٹے ٹینٹ اور ۱۶ کاروان

(۴) اسلام آباد میں رہائش رکھنے والوں کی تعداد ، ۲۰۰۰ افراد اندازاً)

(۵) اسلام آباد میں رہائش رکھنے والے ممالک افریقہ۔ یورپ۔ بھارت۔ بنگلہ دیش کینیڈا۔ امریکہ اور پاکستان

(۶) دیگر رہائش گاہیں : ۴ شوٹنگ ہاؤسز

(۷) ازان و مضافات سے چلنے والی مفت کوچیوں کی تعداد ۵ بڑی ویگنیں۔ ۳ بڑی کوچیں اور ۱۲ چھوٹی اور ۲۰ ٹیکسی کاریں۔

(۸) بیرونی ممالک سے آنے والی کوچیں مغربی جرمنی سے ۲ کوچیں

(۹) جلسہ گاہ مردانہ میں گنجائش ۴۰۰۰ افراد

(۱۰) جلسہ گاہ زنانہ میں گنجائش ۳۰۰۰ افراد۔

(۱۱) کار پارک میں کاروں کی تعداد ۷۵۹ -

(۱۲) انگریزی، عربی، انڈونیشین اور جرمن میں ترجمانی سننے والوں کی تعداد ۴۰۰ سے زائد۔ (باقی ص۱۱ پر)

یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ خصوصی فوجی عدالت سے دو قادیانیوں کو دی جانے والی سزائیں معطل کر دی جائیں جو ساہیوال کے ایک تنازعہ میں ملوث تھے اور ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت از سر نو عام سول عدالت کرے۔ یہ مطالبہ حکومت کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ اگر یہ لوگ مجرم ہیں تو عام عدالتیں ان کی سزاؤں کو بحال رکھیں گی۔ اور اس طرح یہ شک دور ہو جائے گا کہ ان ملزمان کے مقدمہ کی سماعت دباؤ کے ماحول میں غلط طور پر ہوئی تھی (اس طرح ان تمام پارٹیوں کو بھی مراعات حاصل ہونی چاہئیں جو فوجی عدالتوں کی جانب سے دی گئی سزاؤں سے ناخوش ہیں۔ اب جبکہ پاکستان کو بے شمار اندرونی اور بیرونی مسائل درپیش ہیں یہ عجیب بات ہے کہ ایک گروہ جو دیسے باشعور افراد پر مشتمل ہے وہ ہمہ تن ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہے جنہیں ملائم ترین الفاظ میں ایک اقلیتی گروہ کے خلاف اشتعال انگیزی ہی کہا جا سکتا ہے۔ لہٰذا

اس کا یہ عمل قومی یکجہتی کا شیرازہ بکھرنے کے مترادف ہے"

(انگریزی ہفت روزہ ویو پوائنٹ ۶ مارچ ۱۹۸۶ء)

افکار معاصر

ظلمت پسندی کی فراوانی

:- پنجاب کی وزارتی کیبنٹ کے ایک چھپکنے چہرے مستانہ سے وزیر اوقاف نے انکشاف کیا ہے کہ "اینٹی قادیانی" قانون میں حکومت کے ایک اور ترمیم زیر غور ہے جس کی رو سے

احمدیوں کے اپنے اور اپنے بچوں کے "اسلامی نام" رکھنے پر پابندی عائد کر دی جا سکے گی۔

جہالت اور بے خبری کو بعض خاص مواقع پر موجب راحت و برکت بھی سمجھا جا سکتا ہے لیکن اکثر اوقات لاعلمی کے سبب (جب یہ معلوم نہ ہو کہ کوئی کس قدر لاعلم ہے) انسان قدرے بیوقوف لگنے لگتا ہے۔ کسی فرقہ یا جماعت سے وابستہ تمام افراد کے ناموں کو منسوخ کر کے نئے نام دینے میں پیش آنے والی مشکلات کے علاوہ ایک مشکل یہ بھی ہے کہ۔ آخر اسلامی نام کون سے ہیں!

ابتدائی تاریخ کا ایک طالب علم بھی یہ جانتا ہے کہ آغاز اسلام میں اسے قبول کرنے والوں کے نام بلکہ خود حضرت رسول کریمؐ کا اپنا نام بھی اس خطہ میں زمانہ قبل از اسلام میں نام رکھے جاتے تھے۔ ان ناموں کو مذہبی حیثیت نہیں دی جا سکتی۔ عرب اور دیگر ممالک میں ظہور اسلام کے بعد بھی ان ناموں کو تبدیل نہیں کیا گیا۔ ان ناموں کو عربی فارسی، یا ترکی نام تو کہا جا سکتا ہے لیکن تاریخ کو مسخ کئے بغیر انہیں مسلم یا اسلامی نہیں کہا جا سکتا۔

نام میں کیا رکھا ہے

پھر اس زمانہ میں عرب، عیسائی۔ اور یہودی بھی مسلمان شہریوں کے سے نام رکھتے ہیں۔ اس برصغیر میں بھی مسلمان بادشاہوں کے طویل دور حکومت کے سبب بے شمار ہندوؤں اور سکھوں نے بھی وہی نام رکھے جو اصل میں عربی یا فارسی زبانوں کے تھے کیا انہیں کسی بھی جہت سے کسی بلاواسطہ سبب کی بناء پر "اسلامی نام" کہا جائے گا اغلباً پنجاب کے یہ وزیر صاحب مذہبی جوشیلوں میں اپنی شان کوئی ایسا کام کر کے بڑھانا چاہتے ہیں جسے زیادہ سے زیادہ ظلمت پسندی کی فراوانی کا نام دیا جا سکتا ہے اس قسم کے کئی اور واقعات بھی رونما ہوئے ہیں۔ مثلاً — ایک احمدی سردار کی ایک ایسی مسجد یا عبادت گاہ میں تدفین پر اعتراض کرنا جو اس کی اپنی جماعت کی ہے یا کلمہ لکھنے کے اظہار پر فوجداری مقدمات قائم کر دینا — ان کی اجتماعی مرضی کے خلاف انہیں اقلیت قرار دینے کے بعد اس قسم کے پریشان و ہراساں کرنے والے عمل اب ختم ہونے چاہئیں "اینٹی قادیانی" تحریک پاکستان کے شہریوں کو ان قانونی حقوق سے محروم کر دینے کے مترادف ہے۔ جن کی بہترین ضمانت قائداعظم کی تقاریر میں موجود ہے۔

دوبارہ سماعت کے مطالبات

اس سلسلہ میں اُن کئی انجمنوں کی طرف سے (جن کا مقصود شہری آزادیوں کا تحفظ ہے

اقلیتوں کو تحفظ دیجیے

:- جیکب آباد اور سکھر میں جو ہولناک واقعات پیش آئے ان پر یقیناً ہر پاکستانی کا سر شرم سے جھک گیا ہو گا آزادی کے بعد پہلی دفعہ سندھ کے صوبہ میں جہاں کے لوگ رواداری بھائی چارے اور مہمان نوازی کے لئے معروف ہیں، فرقہ وارانہ منافرت نے سر اٹھایا اور چین سے زائد مندروں کو آگ لگادی۔ صوبائی وزیر خوراک مذہبی امور قاضی عبد المجید عابد نے ملک کی شہرت و عزت کو داغدار کرنے والے اس سانحہ کی ذمہ داری بر خود غلط اور آوارہ افراد پر عائد کی ہے شکر ہے انہوں نے برصغیر کے دستور کے مطابق اس کی ذمہ داری بیرونی عناصر پر نہیں ڈال دی۔ یہ وقت بھی ایسا ہے کہ ہمیں قربانی کے بیرونی بکروں پر ذمہ داری ڈالنے کے بجائے اپنے داغوں کو ٹٹولنا چاہیئے لیکن ہم ان کا یہ عذر تسلیم نہیں کر سکتے کہ اس سانحہ کی ذمہ داری صوبائی حکومت پر عائد نہیں ہوتی۔ وہ حکومت جو اپنی مذہبی اقلیتوں کو تحفظ فراہم نہیں کر سکتی۔ اسے عوام کی ملامت قبول کرنی چاہیئے اور اگر مستعفی نہیں ہوتی تو اسے عوام سے صدق دل سے معذرت کرنی چاہیئے۔

سندھ میں ہندو اقلیت کے خلاف یہ کارروائی "بابری مسجد" کے واقعہ کا ردعمل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن کسی کو قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے بانی پاکستان نے تمام اقلیتوں کو مکمل تحفظ کی ضمانت کا عہد دیا ہے۔ جو ایک ایسا عہد ہے جس کا اب اور ہمیشہ پاس کیا جانا چاہیئے — ہم یہاں یہ بھی یاد دلا دیں کہ سندھ میں قادیانیوں پر عرصہ حیات تنگ کر دینے کے بھی کئی واقعات ہو چکے ہیں۔ مگر کسی ایک واقعہ میں بھی مجرموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ گزشتہ سال حیدرآباد میں ایک معزز و محترم ماہر امراض چشم (آئی سرجن) کو بیدردی سے قتل کیا گیا۔ اسی قسم کے درجنوں واقعات قتل کی خبریں اندرون سندھ سے بھی آچکی ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ ذاتی طور پر اس معاملہ کی طرف توجہ دیں۔ اور قانون کے ان محافظین کے خلاف قرار واقعی کارروائی کی جائے۔ جو تمام فرقوں کا یکساں تحفظ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔"

(فرنٹیئر پوسٹ (انگریزی) پشاور ۷ مارچ ۱۹۸۶ء)

اطفال الاحمدیہ کا عملی نمونہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"آپ اپنے آپ کو محض بچہ نہ سمجھیں۔ بلکہ ایسا بچہ سمجھیں جس نے اسلام کی لازوال اور بے مثال تعلیم کا عملی نمونہ پیش کر کے دنیا کو اسلام کی طرف لانا اور ساری دنیا میں اسلامی معاشرہ کو قائم کرنا ہے۔"

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

روئیداد جلسہ سالانہ برطانیہ بقیہ صفحہ ۱

انٹرنیشنل مجلس شوریٰ

جلسہ سالانہ برطانیہ کے بعد مورخہ ۲۸ر اور ۲۹ر جولائی ۱۹۸۶ء بروز سوموار و منگل اسلام آباد سینٹر ٹلفورڈ میں دو روزہ انٹرنیشنل مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں ۵۰ ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی۔ کارروائی انگریزی میں ہوئی۔ تمام اجلاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں ہوئے۔

پہلا اجلاس

۲۸ر جولائی بروز سوموار صبح ۱۰ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے کی۔ بعدہٗ حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس کے بعد حضور انور نے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب (مصری احمدی) کو معاونت کے فرائض ادا کرنے کے لئے سٹیج پر بلایا۔ موصوف نے مطبوعہ ایجنڈا پڑھ کر سنایا ایجنڈا کی ایک ایک شق کو زیر بحث لایا گیا۔ زیر بحث مسائل اور ان پر ہونے والی بحث کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

● سب سے پہلے ۱۹۸۹ء میں ہونے والے عید صد سالہ جوبلی کے جلسہ کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ حضور انور نے نمائندگان سے مشورہ طلب کرنے اور ہدایات دینے کے بعد جوبلی جلسہ کی عالمگیر تشہیر کے لئے ایک مرکزی پبلک ریلیشنز کمیٹی کی تقرری فرمائی۔ کمیٹی کا صدر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور پاکستان کو مقرر فرمایا۔ اسی طرح جوبلی جلسوں کے جملہ انتظامات کے لئے ایک مرکزی کمیٹی مقرر فرمائی اور اس کا صدر چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کو مقرر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ وکیل اعلیٰ کی عدم موجودگی میں مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈائریکٹر عالمی بینک امریکہ صدر ہوں گے۔

● دوسرے نمبر پر وقف زندگی کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ مشورہ طلب کرنے سے قبل حضور انور نے فرمایا کہ واقفین زندگی تمام ممالک سے آنے چاہئیں حکومت پاکستان کی طرف سے پیدا کردہ مشکلات کے پیش نظر مختلف ممالک میں ریجنل جامعہ احمدیہ قائم ہونے چاہئیں۔ پھر فرمایا۔ وقف زندگی سب سے بہترین پیشہ ہے۔ جو انسان اختیار کر سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اطمینان قلب کی عظیم نعمت نصیب ہوتی ہے۔ نیز فرمایا کہ کوشش کی جانی چاہئے کہ متمول گھرانوں کے بچے زندگیاں وقف کریں۔

وقف زندگی کے متعلق حضور انور کے ارشادات سن کر اردن کے عرب نمائندہ مکرم طٰہٰ قزق صاحب نے حضور انور کی خدمت میں نہایت اخلاص سے عرض کیا کہ ایک مبلغ کے تیار کرنے پر جتنے اخراجات ہوتے ہیں انہیں بتا دیئے جائیں وہ انشاء اللہ ادا کر دیں گے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

● تیسرے نمبر پر یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ کس طرح حضور انور کا خطبہ جمعہ تمام زبانوں میں ترجمہ کر کے متعلقہ احباب جماعت تک پہنچایا جائے تاکہ تمام ممالک کے احمدیوں کو حضور انور کے ارشادات کا ان کی اپنی زبان میں علم حاصل ہو۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ ہر ملک سے مقامی زبان میں ترجمہ کرنے کی اہلیت رکھنے والے دوستوں کے نام مرکز کو بھجوائے جائیں۔

● یہ مسئلہ بھی زیر بحث آیا کہ مجلس شوریٰ کے نمائندگان کی تربیت کے لئے انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کے قواعد وضوابط پر مشتمل ایک کتابچہ شائع کیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ گذشتہ سالوں میں مختلف ممالک میں جو مجالس شوریٰ حضور کی صدارت میں منعقد ہوئیں۔ ان میں حضور نے اس سلسلہ میں مفصّل ہدایات دی ہوئی ہیں، انہیں جمع کر کے نظر ثانی کے ساتھ شائع کر دیا جائے۔

● ایجنڈا کی ایک تجویز یہ تھی کہ یورپین ممالک کی روزمرہ جماعتی خبروں سے آگاہ کرنے کے لئے ایک ہفت روزہ شائع کیا جائے۔ حضور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ لندن سے شائع ہونے والے ہفت روزہ النصر سے پورے طور پر فائدہ نہیں اٹھایا جا رہا۔ "النصر" دراصل "الفضل" کا ایک طرح کا بدل ہے۔ اسے الفضل کا نام اس لئے نہیں دیا گیا تاکہ کسی قسم کا غلط تأثر پیدا نہ ہو، ورنہ النصر کی اشاعت کا مقصد وہی ہے جو کہ الفضل کا تھا۔ نیز فرمایا کہ ہر ملک کے امیر کا فرض ہے کہ النصر کا مکمل طور پر اپنی مقامی زبان میں ترجمہ کر کے سب افراد جماعت تک پہنچانے کا انتظام کرے۔ اسی طرح فرمایا کہ ہنگامی کمیٹی لندن کی طرف سے شائع ہونے والے خصوصی نیوز بلیٹن سے بھی پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

● ایک تجویز یہ تھی کہ لندن میں ایک ایسا بک ڈپو ہو جو روزانہ کچھ وقت کے لئے کھلے جہاں سے حسب ضرورت سلسلہ کی کتب و دیگر لٹریچر دستیاب ہو سکے۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام آباد میں مستقل طور پر ایک بک ڈپو قائم کر دیا گیا ہے جو روزانہ سارا دن کھلا رہتا ہے اور یہاں سے تمام جماعتی لٹریچر مل سکتا ہے۔ نیز فرمایا کہ ہر ملک کا فرض ہے کہ وہ اپنے مقامی مشنوں میں بھی بک ڈپو قائم کرے جہاں سے احباب جماعت اور دوسرے لوگوں کو لٹریچر مل سکے۔ فرمایا کہ اس غرض کے لئے اگر مقامی طور پر خرچ پورا کرنا مشکل ہو تو مرکز کو اطلاع دی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا انتظام کر دیا جائے گا۔

● ایک تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جماعت کے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ جرنلزم کی تعلیم حاصل کرنے کی خاص طور پر کوشش کریں اس طرح وہ جماعت کے نشر و اشاعت کے کام میں بہت مفید کردار ادا کر سکیں گے۔

● ایجنڈا کی ایک تجویز یہ تھی کہ سپین سے باہر جہاں جہاں سپینش لوگ آباد ہیں انہیں مؤثر طور پر تبلیغ اسلام کرنے کے لئے مرکزی طور پر کوئی انتظام کیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلام آباد سینٹر میں اب تک کئی زبانوں کے ڈیسک قائم ہو چکے ہیں۔ اب انشاء اللہ سپینش ڈیسک قائم کر دیا جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ ان ڈیسکوں کے مقاصد یہ ہیں کہ اوّل جن جن زبانوں میں اب تک ہمارے پاس لٹریچر موجود نہیں ان میں لٹریچر تیار کیا جائے چنانچہ اس وقت سب سے اہم اور زیادہ بولی جانے والی ۱۸ زبانوں کو منتخب کر کے ان میں اسلام اور احمدیت کے ابتدائی اور ضروری تعارف پر مشتمل لٹریچر تیار کیا جا رہا ہے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ ایسے افراد کو تلاش کیا جائے جو مختلف زبانوں میں تراجم کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ تیسرا مقصد یہ ہے کہ ایسے افراد کی فہرست تیار کر کے ان سے رابطہ رکھا جائے جو ایک ہی زبان بولتے ہیں لیکن وہ مختلف ممالک میں آباد ہیں خواہ وہ احمدی ہوں یا غیر احمدی۔ حضور نے یہ بھی بتایا کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کتب تیار کرنے کے لئے بھی ایک ڈیسک بنایا ہوا ہے جو مختلف کتب تیار کر رہا ہے۔ سپینش زبان سکھانے کے متعلق فرمایا کہ جلد ہی ایسی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس تیار کر کے کم از کم خرچ پر مہیا کی جائیں گی جن سے احباب جماعت آسانی کے ساتھ سپینش Spanish زبان سیکھ سکیں۔

● ایک سوال کے جواب میں حضور نے بتایا کہ جماعت کا جتنا لٹریچر دستیاب ہے اس کی مکمل کیٹلاگ Catalogue تیار ہو چکی ہے جو وکالت تبشیر سے مل سکتی ہے۔ اسی طرح تمام کیسٹوں کا انڈیکس Index of cassettes بھی تیار ہو چکا ہے جس کی مدد سے ہر ضروری مسئلہ کے متعلق متعلقہ کیسٹ کو آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی وکالت تبشیر سے دستیاب ہے۔

● ایک تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ افریقہ میں جماعتی ہسپتالوں اور سکولوں میں Preaching sessions باقاعدگی سے کروانے کا انتظام ہونا چاہئے۔

مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس ۱ بجے ختم ہوا۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر حضور انور کی اقتداء میں ادا کی گئیں۔ اور پھر تمام احباب کو کھانا کھلایا گیا۔

دوسرا اجلاس

انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس حضور انور کی زیر صدارت شام ۵ بجے شروع ہوا۔ حضور نے مکرم ڈاکٹر سوید ہینسن صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈنمارک کو معاونت کے فرائض ادا کرنے کے لئے سٹیج پر بلایا۔ بعد ازاں جو کارروائی ہوئی اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

● ایجنڈا کی ایک تجویز یہ تھی کہ ہر ملک کے مبلغ کو چاہئے کہ وہ مقامی زبان سیکھنے کی کوشش کرے تاکہ جماعت کا پیغام مؤثر طور پر پہنچا سکے۔ حضور انور نے اس تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مبلغین کو مقامی زبان ضرور سیکھنی چاہئے۔ حضرت مصلح موعودؓ بھی اس کی خاص تاکید فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا کہ مقامی زبان سیکھے کے بغیر ایک مبلغ کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض ادا نہیں کر سکتا۔ اور اس طرح احمدیت کے لئے نقصان کا موجب بنتا ہے۔ فرمایا۔ میں نے ہدایت کی ہوئی ہے کہ ہر جگہ مقامی زبان کو ہی Official (دفتری) زبان بنایا جائے۔ اگر کوئی مبلغ اس ہدایت کو نظر انداز کرے تو مقامی جماعت کا فرض ہے کہ اس مبلغ کی وساطت سے مرکز کو رپورٹ کرے تاکہ اس کی اصلاح کی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ سپینش کو

مقامی زبان سکھانے کے لئے مقامی لوگوں کو بھی وقت دینا چاہیئے۔ اسی طرح فرمایا کہ بچوں کی کہانیوں کی کتب کی مدد سے بھی مقامی زبان سیکھی جاسکتی ہے۔

● ـــ ایک تجویز یہ تھی کہ مبلغین کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران ٹائپنگ اور ڈرائیونگ بھی سکھائی جائے تاکہ بعد میں وہ جماعت کے لئے زیادہ بہتر طور پر کام کر سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ ۱۹۸۵ء سے جامعہ احمدیہ میں مبلغین کو ٹائپنگ اور ڈرائیونگ سکھانے کا انتظام کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح گھوڑ سواری، تیراکی، [illegible] Keep fit اور مارشل آرٹس بھی سکھائے جا رہے ہیں۔ ایک اور تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اب جامعہ احمدیہ کے طلباء کو کمپیوٹر کی تعلیم دینے کا بھی انتظام کر دیا جائے گا کیونکہ دنیا تیزی سے کمپیوٹر کے دور میں آ رہی ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ مبلغین کو جامعہ احمدیہ کے کورس کے ساتھ ساتھ [illegible] کی تعلیم دینے کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے۔

● ـــ مبلغین کی ٹریننگ کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ مبلغین کو باہر بھجوانے سے پہلے انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ متعلقہ ملک کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے پرانے مبلغین کی رپورٹوں اور فائلوں سے استفادہ کریں۔ اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ ہر ملک کا مبلغ اپنے ملک کے تعارف کے متعلق مکمل معلومات مرکز کو بھیجے تاکہ آئندہ آنے والے مبلغین اس سے استفادہ کر سکیں۔ اس کے ساتھ ہی اپنے ملک میں تبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات اور اس ملک کے نمایاں احمدیوں اور اہم جگہوں کی تصاویر بھی بھجوائی جائیں۔ اس سلسلہ میں ایک اور تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مبلغین اپنی [illegible] رپورٹوں میں ملک کے سیاسی حالات اور جماعت کے مخالفین اور منافقین کا بھی ذکر کریں۔

● ـــ ایک تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ انگلستان میں ہم نے محسوس کیا کہ ٹیچنگ کمیونٹی سنجیدگی کے ساتھ مذہب کی باتوں کو سنتی ہے۔ سیاسی لوگوں کی نسبت ان لوگوں میں بیعت کرنے کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے۔ ٹیچرز کو تبلیغ کر کے احمدی ٹیچرز بنائے جا سکتے ہیں اسی طرح جرنلسٹوں کو تبلیغ کر کے انہیں احمدی جرنلسٹس بنایا جا سکتا ہے۔

● ـــ جماعتی بینک قائم کرنے کے متعلق تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ احباب جماعت اپنی زائد رقوم دوسرے Banks میں جمع کرانے کی بجائے جماعت کے امانت فنڈ میں جمع کرائیں کیونکہ اوّل بینک میں رقوم جمع کرا کر سود لینا حرام ہے۔ دوم سود کھانے والوں کو [illegible] کے ذریعہ اور کاروبار کی تباہی کی شکل میں سزا ملتی ہے۔ فرمایا۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بعض دفعہ اس دنیا میں سزا نہیں ملتی لیکن ایک احمدی کو [illegible] دنیا میں بھی سزا مل جاتی ہے۔ مزید فرمایا کہ جو رقم سود کی شکل میں ملے وہ مرکز کو اشاعت اسلام کے لئے ضرور بھجوا دینی چاہیئے۔ کیونکہ وہ رقم اپنے لئے استعمال کرنا ناجائز ہے۔ فرمایا کہ لندن میں امانت فنڈ کھولا جا چکا ہے۔ دوسرے ممالک میں بھی حسب حالات کھولا جا سکتا ہے۔ امانت فنڈ میں رقم جمع کرانے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ رقم جمع کرانے والوں کی زندگیوں میں برکت دے گا۔ نیز فرمایا کہ امانت فنڈ میں جمع کرائی گئی رقم پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں ہوتی لیکن اگر وہی رقم بینک میں جمع کرائی جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ کیونکہ امانت فنڈ میں جمع کرانا ایسا ہی ہے جیسے زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو اور ایسے شخص کو ادائیگی زکوٰۃ کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔

● ـــ احمدی تاجروں کی مدد اور رہنمائی کے متعلق ایک تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ احمدی تاجروں کی رہنمائی کے لئے مرکزی طور پر ایک نیوز لیٹر (NEWS LETTER) شائع کرنے کا انتظام کیا جائے گا تاکہ احمدی تاجران بہتر طور پر اور بہتر جگہ سرمایہ کاری کر سکیں۔

● ـــ ایک تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ نائیجیریا کے موجودہ حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ احمدی تاجر نائیجیریا کا دورہ کریں اور وہاں کے احمدی تاجروں کو اپنے تجربہ اور علم کی روشنی میں مشورہ دیں کہ وہ کس طرح بہتر طور پر سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ فرمایا کہ دورہ کرنے والے احمدی تاجر اپنے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ نائیجیریا کے مقامی احمدی تاجروں کے فائدہ کے لئے یہ دورہ کریں۔

مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس شام ۹ بجے ختم ہوا۔ اس کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں حضور انور کی اقتداء میں ادا کی گئیں اور پھر جملہ احباب کو کھانا کھلایا گیا۔ بعد ازاں احباب اپنی اپنی رہائش گاہوں میں آرام کے لئے چلے گئے۔

تیسرا اجلاس

مجلس شوریٰ کا تیسرا اجلاس ۲۹ جولائی بروز منگل صبح ۱۰ بجے حضور انور کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جو مکرم محمود احمد صاحب شاد مبلغ سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور پھر حضور نے مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج گھانا، مغربی افریقہ کو معاونت کے فرائض ادا کرنے کے لئے سٹیج پر بلایا۔ بعد ازاں باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

● ـــ وقف عارضی کی بابرکت تحریک کو فروغ دینے کے متعلق ایک تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ جو لوگ وقف عارضی پر جائیں وہ مقامی لوگوں کے ایڈریس (پتہ جات) حاصل کر کے ان سے مستقل رابطہ رکھیں اور اس طرح مستقل وقف پر عمل پیرا ہوں۔ ایک تجویز پیش ہوئی کہ اگر یورپین احمدی اور عرب احمدی وقف عارضی کر کے افریقی ممالک میں جائیں تو اس کا بہت اچھا اثر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہاں اکثر یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ نہ تو کوئی یورپین مسلمان ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی عرب احمدی ہو سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی یورپین احمدی خود رقم خرچ نہ کر سکتے ہوں تو ان کا خرچ جماعت ادا کر سکتی ہے۔ لہٰذا ایسے لوگوں کو منتخب کر کے وقف عارضی کے لئے تیار کیا جائے۔ اس پر اردن کے نمائندہ مکرم طٰہٰ قزق صاحب نے غیر معمولی اخلاص کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسی وقت حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ اپنے خرچ پر یوگنڈا کے لئے دو ماہ کے وقف عارضی کے لئے اپنا نام پیش کرتے ہیں۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج امریکہ نے ایک امریکن احمدی کو وقف عارضی کے لئے بھجوانے کا وعدہ کیا۔ اسی طرح مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے بھی ایک انگریز احمدی کو وقف عارضی پر بھجوانے کا وعدہ فرمایا۔ نصرہم اللہ تعالیٰ۔ وقف عارضی کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ وقف عارضی کا مقصد مستقل واقفین کی کمی کو پورا کرنا ہے۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے وقف جدید شروع فرمائی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے محسوس فرمایا کہ اگر ایک آدمی دوسری جگہ چند دن کے لئے جائے تو اس کا بہت اچھا اثر ہوگا کیونکہ وہ تعلیم القرآن، تبلیغ اور مسلسل دعاؤں میں مصروف رہنے کی توفیق پائے گا۔ لیکن اس وقت یہ تحریک زیادہ تر پاکستان تک محدود تھی۔ خلافت رابعہ نے وقف عارضی کی تحریک کو اب بین الاقوامی شکل دیدی ہے۔ دوسرے خصوصی زور تبلیغ پر دیا گیا ہے۔ وقف عارضی کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں فرمایا کہ اگر وقف عارضی دوسروں میں دلچسپی لے گا تو وہ بھی اس میں دلچسپی لیں گے اور ایسے ہی واقفین عارضی کی ہمیں ضرورت ہے۔ مزید فرمایا کہ وقف عارضی کی سکیم کو نئی نسل اور نئے احمدیوں اور یورپین اور افریقن احمدیوں میں خاص طور پر متعارف کرایا جائے اور انہیں اس میں شامل ہونے کی تحریک کی جائے۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر اعلیٰ بھارت نے بتایا کہ وقف عارضی کی سکیم کے ذریعہ حال ہی میں قادیان کے ارد گرد کے چار اضلاع میں ۹۰ نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

● ـــ جماعتی عمارات کی حفاظت کے متعلق تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ہر ملک کے امیر کی ذمہ داری ہے کہ وہ جماعت کی عمارات کی دیکھ بھال اور حفاظت کا خیال رکھے۔ اس غرض کے لئے ہر ملک میں ایک NATIONAL INSPECTORATE مقرر کیا جائے جو جماعتی عمارات کی حفاظت کا ذمہ دار ہو۔

● ـــ اکاؤنٹس اور دیگر کاموں کے لئے کمپیوٹر کے استعمال کے متعلق تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اکاؤنٹس کی [illegible] کے متعلق کینیڈا میں تجربہ شروع کیا جا رہا ہے جسے بعد میں ہر جگہ رائج کیا جائے گا۔ اسی طرح تبلیغ کے لئے جو پتہ جات جمع کئے گئے ہیں ان کے لئے لندن میں کمپیوٹر استعمال کیا جا رہا ہے۔

○ بجٹ کی تیاری کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ بجٹ کی تیاری سے قبل مجلس عاملہ کے اجلاس میں ترجیحات کو متعین کیا جائے اور پھر اس کے مطابق سالانہ بجٹ بنا کر بھجوایا جائے۔

○ اس تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات پر انتہائی زور دیا ہے کہ وفات مسیح میں حیات اسلام ہے۔ اس لئے اس موضوع پر خصوصیت کے ساتھ زور دینا چاہیئے۔ تاہم وفات مسیح کے موضوع پر انٹرنیشنل کانفرنس کی بجائے ہر ملک میں نیشنل کانفرنس کا انتظام کرنا چاہیئے لیکن اب خصوصی توجہ جوبلی جلسہ کی تقریبات کی طرف ہونی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

مجلس شوریٰ کے اختتام سے قبل حضور ایدہ اللہ نے نمائندگان سے مختصر خطاب فرمایا جس میں جماعت احمدیہ کی عظیم فتح اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر فرمایا اور اس کے ساتھ ہی نمائندگان شوریٰ کو بعض اہم ہدایات دیں۔ آخر میں حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اس مجلس شوریٰ کے لئے سیکرٹری کے فرائض مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن نے ادا کئے اور مکرم سید منصور احمد صاحب ان کے معاون تھے۔

مجلس شوریٰ کے اختتام کے بعد مارشل آرٹس کی ایک خصوصی نمائش ہوئی جس میں احمدیہ مارشل آرٹس کلب کے صدر مکرم صابر صاحب (امریکن احمدی) نے اپنے زیر تربیت خدام کے ساتھ مل کر اس فن کا مظاہرہ کیا۔ نمائندگان کے علاوہ حضور انور نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ اجتماعی دعا کے بعد تمام نمائندگان اپنی اپنی قیام گاہوں کو رخصت ہوئے۔

آڈٹ کانفرنس

مورخہ ۲۹ر جولائی بروز منگل ظہر و عصر کی نمازوں اور کھانے کے بعد انٹرنیشنل آڈٹ کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مکرم شمیم فاروقی صاحب سینٹرل آڈیٹر نے کی اور جملہ ممالک کے امراء، مبلغین، نیشنل صدر صاحبان اور نیشنل آڈیٹرز صاحبان نے اس میں شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی دوران کارروائی تشریف لائے اور آڈٹ کے نظام کے متعلق ضروری ہدایات سے بھی نوازا۔

حضور انور کی ان خصوصی ہدایات کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

○ حضور انور نے فرمایا کہ خلیفہ وقت کے علاوہ کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی قسم کی مالی تحریک کرے۔ اگر کبھی کسی مالی تحریک کی ضرورت ہو تو خلیفۂ وقت سے پہلے اس کی اجازت لینا ضروری ہے۔ جماعت کے افراد کو بھی یہ چاہیئے کہ جب کوئی عہدیدار جماعت میں کوئی مالی تحریک کرے تو وہ اس سے اجازت نامہ دکھانے کا مطالبہ کریں۔ نیشنل آڈیٹرز کا فرض ہے کہ وہ اپنی رپورٹ میں اس اہم امر کے متعلق بھی مرکز کو رپورٹ کریں۔ فرمایا۔ کچھ چندے ایسے ہیں جن کی مستقل طور پر پہلے سے نظام جماعت کی طرف سے اجازت ہے۔ مثلاً ذیلی تنظیموں۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے چندے۔ اسی طرح مقامی جماعت کو قواعد کے مطابق "لوکل فنڈ" وصول کرنے کی اجازت ہے۔ اجازت حاصل کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کی حدیث من عصا امیری فقد عصانی کا یہ مفہوم ہے کہ چونکہ صحیح امیر خلیفۂ وقت سے اجازت لے کر کام کرتا ہے اس لئے اسکی نافرمانی رسول کی نافرمانی ہے اور رسول ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر بولتا ہے اس لئے اس کی نافرمانی خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے۔ لیکن اگر کوئی امیر خلیفۂ وقت سے اجازت لئے بغیر کوئی کام کرتا ہے تو اس پر اس حدیث مذکورہ بالا کا اطلاق نہ ہوگا۔

○ حضور انور نے فرمایا کہ ہر ملک میں آڈٹ کا نظام اس طور پر ہونا چاہیئے کہ ہر ماہ مقامی طور پر آڈٹ کیا جائے اور ہر تین ماہ کے بعد نیشنل آڈیٹر کو آڈٹ کرنا چاہیئے۔ مزید برآں فرمایا کہ چھوٹے ممالک میں آڈٹ کا نظام نسبتاً سادہ بھی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ ذیلی تنظیموں کے آڈٹ کا نظام INDEPENDENT ہونا چاہیئے۔ ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ آڈٹ کے متعلق جملہ ہدایات انگریزی زبان میں ہونی چاہئیں تاکہ مقامی دوست بھی ان کو پڑھ کر استفادہ کرسکیں۔

○ ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ امیر کی ہدایات ذیلی تنظیموں کے عہدیداران کی ہدایات سے بالاتر ہیں لہٰذا ذیلی تنظیموں کا فرض ہے کہ امیر سے اجازت لے کر کام کیا کریں تاکہ کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو۔

(منقول از ہفت روزہ النصر لندن ۲۲ر و ۲۹ر اگست ۱۹۸۶ء)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

علاقہ وارنگل (آندھرا) کا دو روزہ تبلیغی دورہ

مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ مقامی نو مبائعین کے تعاون سے علاقہ وارنگل کا دو روزہ تبلیغی دورہ کیا گیا۔ اس دوران دو مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ مورخہ ۵ کو پنیل نامی ایک غیر احمدی قبیلہ کے اکابرین کی خواہش پر ان کی مسجد میں خطبہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی خطبہ میں سامعین کو مناسب رنگ میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ بعد نماز جمعہ غیر از جماعت دوستوں کو جماعتی لٹریچر بھی دیا گیا جس سے وہ بہت زیادہ متأثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو شناخت حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مبلغ سلسلہ مقیم شاہجہانپور کی تبلیغی مساعی

مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ شاہجہانپور لکھتے ہیں کہ مورخہ ۸ کو خاکسار ایک خادم اور چار احمدی مستورات کے ساتھ بیدہ ضلع کھیم پور گیا جہاں بہت سے ذی علم دوستوں سے انفرادی ملاقات کر کے ان تک پیغام حق پہنچایا۔ دوسری طرف مستورات نے مکرم حمید خان صاحب کے مکان پر ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا جس میں احمدی مستورات کے علاوہ قریباً چالیس غیر از جماعت خواتین بھی شریک ہوئیں اور اچھا اثر لے کر گئیں۔

اسی طرح مورخہ ۸ کو خاکسار اپنی اہلیہ اور دو خدام کو ہمراہ لے کر اودے پور کٹھا گیا۔ یہاں بھی متعدد دوستوں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ پیغام کے مندرجات سے آگاہ کیا۔ عقیلہ الرعنا فی بیگم مستورات کا ایک علیحدہ تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد متعدد تبلیغی مضمون پڑھ کر سنائے گئے۔ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت خواتین بھی شریک ہوئیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ تیماپور کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس

مکرم محمد داؤد احمد صاحب عجیب قائد مجلس خدام الاحمدیہ تیماپور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۴ کو بعد نماز عشاء مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم ثناء اللہ صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا۔ بعد مکرم مولوی محمد صاحب ساجد مبلغ یادگیر اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم حامد اللہ صاحب غوری اور مکرم شفیق احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

ولادت

خاکسار کی بھانجی عزیزہ طاہرہ بیگم سلمہا اہلیہ عزیز فرقان احمد صاحب ساکن انبیٹھ یوپی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام "ارشد اقبال" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم جمشید خان صاحب مرحوم آف انبیٹھ کا پوتا اور مکرم محمد لئیق صاحب آف موہڑا کا نواسہ ہے۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی میں خاکسار اعانت بدر میں ۵ روپے ادا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار۔ فخر النساء بیگم اہلیہ مستری عبد الغفور صاحب درویش مرحوم قادیان)

بدر کا سیرت النبی صلعم نمبر

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کہ "امسال سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے موضوع پر کتب اور مضامین کو بکثرت پھیلایا جائے" ادارہ ۶ر نبوت (نومبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کو بدر کا ایک خصوصی شمارہ "سیرت النبی صلعم نمبر" شائع کر رہا ہے جو گزشتہ سالوں کے مقابلہ میں انشاء اللہ تعالیٰ کافی ضخیم اور جامع ہوگا۔ صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن کے صدر صاحبان و عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے گزارش ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں اس خصوصی شمارہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے کے لئے ادارہ سے تعاون فرمائیں۔ ایک پرچہ کی قیمت اصل لاگت سے بھی کم صرف -/۳ روپیہ رکھی گئی ہے۔ جماعتیں ۱۵ر اخاء (اکتوبر) سے پہلے پہلے مطلوبہ تعداد کے مطابق رقم محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجواتے ہوئے دفتر مینیجر بدر کو بھی اس سے بروقت آگاہ کریں تا ادارہ اُن کی فرمائش پوری کر سکے۔

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

نمایاں کامیابی اور درخواست دُعا

خاکسار کی تیسری بیٹی عزیزہ بی بی منصورہ ندیم سلمہا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے DIPLOMA کے فائنل امتحان میں صوبہ بھر میں فرسٹ رینک کے ساتھ نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچیس روپے ادا کر کے عزیزہ کی دینی و دنیوی ترقیات اور پیش نظر مقاصد میں اعلیٰ کامیابی کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی خواستگار ہوں۔

خاکسار۔ محمد حفیظ اللہ احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بنگلور

درخواست ہائے دُعا

● مکرم جمال الدین صاحب کارکن نظارت خدمت درویشان ربوہ سے تحریر کرتے ہیں کہ اُن کے بیٹے عزیز مرغوب الدین سلمہٗ کا STATICTICS کا پیپر بفضلہ تعالیٰ اچھا ہو گیا ہے۔ عزیز کی نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● عزیز محمد انور شاہد سلمہٗ ابن مکرم محمد شفیع صاحب درویش مرحوم اپنے خالو مکرم رمضان احمد صاحب ابن مکرم البشیر احمد صاحب ربوہ جو عرصہ سے بیمار اور فیصل آباد ہسپتال میں زیر علاج ہیں کی کامل و عاجل شفا یابی اور اپنے نانا و نانی کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے ● مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ ٹیچر یادگیر چند دنوں سے ختلاج قلب سے بیمار ہیں کامل صحت یابی کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

تصحیح

بدر مجریہ ۱۴ر اگست میں شائع شدہ منظوری انتخاب عہدیداران کے اعلان کے تحت جماعت احمدیہ سورب (کرناٹک) کے صدر کے طور پر مکرم محمد عثمان صاحب کی بجائے غلطی سے مکرم عبد الرحمٰن صاحب کا نام لکھا گیا ہے قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اس غلطی کی درستی فرمالیں۔ نائب ناظر اعلیٰ قادیان

پروگرام دورہ مکرم سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ یوپی - بہار - راجستھان

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ یوپی - بہار - و راجستھان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۱۷ ۹/۸۶ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق لغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات و ریوائز بجٹ برائے سال ۸۷-۱۹۸۶ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۷ ۹/۸۶	کشن گڑھ	۱۵ ۱۱/۸۶	۱	۱۶ ۱۱/۸۶
رانچی - سملیہ	۱۹ ۱۰/۸۶	۲	۲۱	اودے پور	۱۶	۱	۱۷
بھاگلپور - بڑہ پورہ	۲۱	۳	۲۴	کامٹہ	۱۷	۱	۱۸
پاکوڑ	۲۴	۱	۲۵	جھانسی	۱۸	۱	۱۹
نانپور ملکی بلہر	۲۵	۲	۲۷	مسکرا	۱۹	۱	۲۰
بلاری	۲۷	۱	۲۸	مودھا	۲۰	۱	۲۱
مونگھیر	۲۸	۱	۲۹	کانپور	۲۱	۲	۲۳
مظفر پور	۲۹	۱	۳۰	فتح پور - بہوہ / دھن سن پور - تیمور	۲۳	۲	۲۵
جے گاؤں	۳۰	۲	۱ ۱۱				
موتی ہاری	۱ ۱۱	۱	۲	لکھنؤ - بارہ بنکی	۲۵	۳	۲۸
بھرت پور - سیران	۲	۱	۳	فیض آباد - گونڈہ	۲۸	۱	۲۹
پٹنہ	۳	۱	۴	شاہجہانپور - کٹھیا	۲۹	۳	۲ ۱۲
گیا - اروِل	۴	۲	۶	بریلی	۲ ۱۲	۱	۳
آرہ	۶	۱	۷	امروہہ - سردارنگر	۳	۲	۵
بنارس	۷	۱	۸	دہلی - ہاپڑ	۵	۴	۹
کانپور	۸	۲	۱۰	میرٹھ	۹	۱	۱۰
مین پوری	۱۰	۱	۱۱	انبیٹہ	۱۰	۱	۱۱
بھوگاؤں - خنگا - قنوج	۱۱	۱	۱۲	بجوپورہ	۱۱	۱	۱۲
ساندھن	۱۲	۱	۱۳	کرنال - ہتھلانہ	۱۲	۱	۱۳
صالح نگر	۱۳	۱	۱۴	تلاکور	۱۳	۱	۱۴
جے پور	۱۴	۱	۱۵	قادیان	۱۵ ۱۲/۸۶	-	-

۳۱ر اکتوبر قریب آرہا ہے!

تحریکِ جدید خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے اور یہ عالمگیر فتح اسلام کے لئے جاری جہاد کبیر ہے۔ تحریکِ جدید کے چندے تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ دُنیا کے مختلف علاقوں میں قائم شدہ جماعتیں، جاری تبلیغ اسلام، قرآن کریم کے تراجم اور اسلام کے لٹریچر کی اشاعت، مساجد کی تعمیر، تعلیمی و طبی اداروں کا اجراء مجاہدین تحریک جدید کی بے لوث قربانیوں کا ہی ثمرہ ہے۔ تحریک جدید کے ہر مجاہد کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور اس کا ثواب ہزاروں سال بعد بھی ملتا رہے گا۔

تحریکِ جدید کا سال رواں ۳۱ر اکتوبر ۸۶ء کو ختم ہو رہا ہے۔ لہٰذا اپنا چندہ تحریکِ جدید جلد از جلد ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نفاذِ شریعت کے اجارہ دار — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اور جس کی بابت دُنیا پہلے بھی بہت کچھ پڑھ، سُن اور دیکھ چکی ہے — واضح رہے کہ یہ وہی جنرل محمد ضیاء الحق ہیں جنہوں نے ابھی تھوڑا عرصہ قبل مجلسِ شوریٰ کے بجٹ سیشن میں بڑے طمطراق کے ساتھ یہ اعلان کیا تھا:-

"اب اس میں کسی کو شبہ نہیں ہونا چاہیئے کہ نفاذِ اسلام کے سلسلے میں پچھلے سات سالوں میں کیا کچھ ہو چکا ہے۔ ہم نے عملاً اس نظام کی پہلی اینٹ رکھی۔ اور آج ..... اسلامی نظام کا ڈھانچہ تیار ہو چکا ہے۔ تقریباً ستاسی قوانین اسلامی تقاضوں کے مطابق بنائے جا چکے ہیں۔"

فوجی آمروں کی طرف سے عائد کردہ کڑی پابندیوں اور عوامی ذہن پر مُسلّط سخت ترین سزاؤں کے خوف کے باوجود کراچی اور لاہور کی سڑکوں پر یہ بے دھڑک اور بے باک مظاہرے اور وہ بھی صنفِ نازک کی طرف سے، ثابت کرتے ہیں کہ جس مُلک کے مذہبی، سیاسی اور سماجی سربراہ اسلام کی صرف نمائشی خدمت کے رسیا ہوں اور جن کے اپنے قول و فعل سے تعلیماتِ اسلامی کا مغز کُلّیتہً مفقود ہو چکا ہو، اصلاح و تقدیسِ معاشرہ کا بیڑہ اُٹھانا اُن کے بس کی بات نہیں۔ یہ پاکیزہ تبدیلی تو اُسی وقت رُونما ہو سکتی ہے جب عوام کے دِلوں میں کسی فوجی آمر کی بجائے کلیتہً خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تڑپ اور اُس کی ناراضگی کا خوف پیدا کیا جائے۔ اور یہ کام اللہ کے فرستادوں اور اس کے برگزیدہ و مُقرّب بندوں کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ وھو المُراد۔

(خورشید احمد انور)

حاصلِ مطالعہ

مُرسلہ:- مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد

اکثر علماء، جماعتِ احمدیہ پر یہ بے بُنیاد الزام عائد کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ نبی اور رسُول شریعت لانے والے کو کہتے ہیں۔ اِس طرح کے متعدد الزامات کے رَدّ کے لئے دو حوالے قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

(۱)۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس جب بادشاہ نے خواب کی تعبیر دریافت کرنے کے لئے پیغام رساں بھجوایا تو اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے جو ارشاد فرمایا قرآن مجید نے اسے محفوظ کیا ہے، ملاحظہ فرمائیے:-

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ (سُورۃ یوسف: ۵۱)

(ترجمہ) پس جب آپ کے پاس پیغام رساں آیا تو آپؑ نے فرمایا کہ اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جا۔
یہاں پیغام رساں کے لئے رسُول اور بادشاہ کے لئے رَبِّكَ کے الفاظ پر غور کیا جائے۔

(۲)۔ علامہ اقبال نے اپنے متعلق کہا ہے

گویا کہ مَیں نبی ہُوں اشعار کے خُدا کا ؛ قرآن بن کے اُترا مجھ پر کلامِ حالی

اِس شعر میں نبی - خدا اور قرآن کے الفاظ پر غور کیجئے۔ جماعت کے خلاف اعتراضات کی حقیقت ازخود سامنے آجائے گی۔

أفضل الذكر لا إله إلا الله
(حدیثِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم)
منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA -700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)
THE JANTA PHONE-279203.
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CARRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15-PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ)
پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2-TOPSIA ROAD. CALCUTTA-700039.

ھُوَالنَّاصِرُ خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۴۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر:- ۶۱۷۰۶۹

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
13-SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS -- 600004
PHONE 76360
14350

یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر 294

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:۔
SARA Traders
WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYAPUL HYDERABAD - 500002.
PH. NO. 522860.

اِتّحادِ نیوکٹ

اَلسَّعِیۡدُ مَنۡ وُّعِظَ بِغَیۡرِہٖ
نیک بخت وہ ہے جو نصیحت پکڑے غیر کے حال سے
(محتاج دعا)

منجانب ازاراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔ (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس، کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)	گلڈ الیکٹرانکس، انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹرانزسٹر۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!
(کشتی نوح)

پیشکش:۔
ROYAL AGENCY
C.S. CANNANORE - 670001
H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE :- PAYANGADI - 12, CANNANORE - 4498.

حیدرآبادیئں!
فون نمبر:۔ 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)
۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے
(پتہ)
نمبر ۲۴-۴/۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
فون نمبر:۔ ۴۲۹۱۶

"ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے ادھورا ایمان ہے!"
(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

NIR ®
CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، نیر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے